سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

منگل،23-اپریل 2024

(یوم الثلاثہ،14-شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8:شمارہ 2

21

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل،23-اپریل2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری، کھیل اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

A Minister to move that requirements of Rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business.

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
2. Audit report on the accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21.

22

3. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations (Punjab), for the Audit Year 2020-21.
4. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations, Government of Punjab, for the Audit Year 2021-22.
5. Appropriation Accounts, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19.
6. Performance Audit Report of Khadim-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19.
7. Audit report on the Accounts of Waste Management Companies Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha for the Audit Year 2019-20.
8. Performance Audit Report on Integrated Reproductive Maternal Newborn & Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal & Sialkot for the Audit Year 2019-20.
9. Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21.
10. Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122), for the Audit Year 2018-19.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

23

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

منگل، 23-اپریل 2024

(یوم الثلاثہ، 14-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (1)قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (2)نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا (3)اَوْ زِدْ
عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (4)اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا (5)اِنَّ نَاشِئَةَ
الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا (6) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا (7) وَ اذْكُرِ
اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (8) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
وَكِيْلًا(9)

سورۃ المزمل (آیات نمبر 1 تا 9)

اے کملی میں لپٹنے والے (1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات (2) یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم قیام کرو (3) یا کچھ زیادہ اور قرآن کو اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اُٹھنا نفس کو سخت پامال کرتا ہے اور اُس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے (6) دن کے وقت تو تمھیں اور بہت سے شُغل ہوتے ہیں (7) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ (8) وہی مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مدینے سے بُلاوا آ رہا ہے
میرا دِل مجھ سے پہلے جا رہا ہے
یہاں مرضی نہیں چلتی کسی کی
مدینے والا ہی بُلوا رہا ہے
میرا دل بھی تو اپنے ساتھ لے جا
اکیلا کیوں مدینے جا رہا ہے
یہ چکی سیدہ کی چل رہی ہے
زمانہ جتنا لنگر کھا رہا ہے
نواسوں کا وہ صدقہ بانٹتے ہیں
زمانہ ان کا صدقہ کھا رہا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .This will be a very odd practice جناب احمد خان بھچر! rules کے مطابق سب سے پہلے وقفہ سوالات ہوتا ہے۔ مجھے سب سے پہلے سوالات کو take up کرنا ہے۔ rules کے مطابق میرا foremost and primary کام یہ ہے کہ وقفہ سوالات شروع کروں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری ایک منٹ بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان بھچر! اگر وقفہ سوالات کے rules سے متعلق کوئی بات ہے تو وہ آپ کر سکتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمیں آج کا ایجنڈا ملا ہے اور اس کے مطابق ہمیں آج Pre-Budget Discussion کرنی ہے۔ یہ ابھی ہم نے اپنی سیٹوں پر دیکھا ہے کہ ہم نے آج Pre-Budget Discussion کرنی ہے اور ہم سے حکومت نے تجاویز مانگی ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہمیں یہ اطلاع پہلے مل جاتی تا کہ ہمارے معزز ممبران اس کی تیاری کر کے ایوان میں آتے؟

جناب سپیکر: جناب احمد خان بھچر! یہ point آپ General Discussion کے time پر raise کر لیجئے گا۔ بطور سینئر ممبر آپ کو علم ہے کہ وقفہ سوالات سے پہلے under any circumstance nothing else could be taken.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں اسی وقت اپنی بات کر لوں گا۔

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، کھیل اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات کھیل، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ معزز اراکین اسمبلی کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule-51 میں ہونے والی حالیہ ترمیم کے تحت کل کے ایجنڈے سے رہ جانے والے سوالات آج بطور غیر نشان زدہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں تاکہ وہ اسمبلی ریکارڈ کا حصہ بن جائیں۔ یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ ترمیم قومی اسمبلی میں رائج طریق کار اور ان کے Rules of Procedure کے Rule-75 کی مطابقت میں کی گئی ہے۔ آج پہلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 18 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ای لائبریریز منصوبہ پر اخراجات نیز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم ای لائبریری کی موجودہ صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

***18: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں e-Libraries منصوبہ شروع کیا گیا تھا پنجاب میں قائم ہونے والی ای لائبریریز پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب درست ہے تو بتایا جائے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم ہونے والی ای لائبریری پر کل کتنی لاگت آئی تھی۔ کیا یہ لائبریری کام کر رہی ہے اس میں کتنا عملہ تعینات ہے ان کے نام عہدہ، سکیل اور تنخواہ سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) مذکورہ بالا لائبریری کے قیام کے وقت جو کتب، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ اور دیگر ایکوئپمنٹ فراہم کیا گیا تھا کیا وہ مکمل سامان لائبریری میں موجود ہے اگر موجود ہے تو اس کی کنڈیشن کیا ہے کیا وہ مکمل طور پر ورکنگ میں ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) لائبریری کے قیام کے وقت جو عملہ بھرتی کیا گیا تھا ان کا سٹیٹس کیا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ اس قومی اہمیت کے منصوبے کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو اب تک اس سلسلے میں کئے گے اقدامات سے آگاہ کرے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) گزشتہ دور حکومت میں 15-2014 میں 912.000 ملین روپے سے صوبہ پنجاب میں e-Libraries کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ اس منصوبے میں ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ کا قیام بھی شامل تھا۔

(ب) ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ پر 50.193 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ یہ لائبریری مکمل طور پر فعال حالت میں ہے۔ اس لائبریری میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	سکیل	تنخواہ
محمد جمیل	DSO/لائبریرین	17	76361روپے
مس رباب طاہر	نائب قاصد	01	27555روپے
محمد ندیم	چوکیدار	ڈیلی ویجز	32000روپے
محمد قاسم	چوکیدار	ڈیلی ویجز	32000روپے
عامر مسیح	سوئیپر	ڈیلی ویجز	32000روپے

(ج) ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کی طرف سے فراہم کردہ کتب، لیپ ٹاپ، اور دیگر سامان موجود ہے اور لائبریری مکمل طور پر ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

(د) لائبریری کے لئے جو عملہ آغاز میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے بھرتی کیا گیا تھا وہ ایک خاص مقرر کردہ دورانیہ کے لئے پراجیکٹ بیس پر ایگریمنٹ کے تحت بھرتی کیا گیا تھا۔ ایگریمنٹ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس عملہ کو فارغ کر دیا گیا۔

پراجیکٹ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس کے انتظامات سپورٹس ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے سنبھال لئے۔ ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب کے حکم پر درج بالا افراد کو تعینات کیا گیا۔

(ہ) ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنی تعمیر سے لے کر اب تک فعال حالت میں ہے۔ دیگر ترقیاتی اقدامات محکمہ سپورٹس پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں e-Libraries منصوبہ شروع کیا گیا تھا پنجاب میں قائم ہونے والی ای لائبریریز پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟" اور جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "اگر جز بالا کا جواب درست ہے تو بتایا جائے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم ہونے والی ای لائبریری پر کل کتنی لاگت آئی تھی۔ کیا یہ لائبریری کام کر رہی ہے اس میں کتنا عملہ تعینات ہے ان کے نام عہدہ، سکیل اور تنخواہ سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں"؟

جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں کہا جا رہا ہے کہ "ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ پر 50.193 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ یہ لائبریری مکمل طور پر فعال حالت میں ہے۔ اس لائبریری میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے"۔ اب اس تفصیل میں سب سے پہلے محمد جمیل DSO / لائبریرین کا نام لکھا گیا ہے تو کیا یہ جمیل صاحب لائبریرین ہیں یا DSO ہیں؟ یہ لائبریری 50 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے۔ کیا اس کی qualification لائبریرین کی ہے، کیا یہ بطور لائبریرین تعینات ہیں یا custodian ہیں؟ اس بارے میں منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم انک حمید مجید O اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم انک حمید مجید O

جناب سپیکر! فاضل ممبر نے e-Libraries کے بارے میں سوال کیا ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ e-Libraries کا project میاں محمد شہباز شریف کے دورِ حکومت میں initiate ہوا تھا اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں 16 e-Libraries بنائی گئی تھیں جن میں سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تقریباً 912 ملین روپے کی لاگت سے e-Library بنی تھی۔ یہاں پر یہ بتانا میرا فرض بنتا ہے کہ ایسے بہت سارے طلباء جو ایسے دیہات اور قصبوں سے تعلق رکھتے تھے جن کے پاس ایسی سہولیات موجود نہیں ہوتیں کہ وہ ہمارے online journals کو purchase کر سکیں یا ہماری state of the art documents کو attain کر سکیں اُن طلباء کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے اس project کو initiate کیا اور اس سہولت سے ہزاروں طلباء مستفید ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی اس e-Library پر 5 کروڑ روپے لاگت آئی تھی اور اس وقت یہ لائبریری بالکل فعال ہے۔ ہم نے اس سوال کے جواب میں جن 5 ممبران کا ذکر کیا تو e-Library ایک بڑا project ہوتا ہے لیکن ہمارے اس محکمے میں shortage of staff کا issue رہا ہے تو DSO کو لائبریرین کا بھی charge دے دیا جاتا ہے۔ میں اضلاع میں جا کر ایک ایک e-Library کو خود visit کر رہا ہوں، میں نا صرف ان e-Libraries کو visit کرتا ہوں بلکہ پچھلے 5 سالوں میں ہمیں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے میں اُنہیں بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس project کو basically PITB نے initiate کیا تھا لیکن this project is sponsored by Punjab Sports Board تھا۔ یہ project بالکل فعال ہے اور اس project کی ایک ایک چیز کو میں خود دیکھ رہا ہوں۔ میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ 2019 کے بعد اس project کو PITB نہیں دیکھ رہا تو اب Punjab Sports Board اس project کو دیکھ رہا ہے۔ ہم اس project کو صرف دیکھ نہیں رہے بلکہ یہ project محترمہ مریم نواز شریف کے دل کے بہت قریب ہے تو ہم پنجاب کے مزید 20 اضلاع میں e-Libraries کا آغاز کرنے جا رہے ہیں تاکہ اس سہولت سے کوئی ضلع رہ نہ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ یقین جانیں کہ دُور دراز علاقوں کے طلباء کو لاہور شہر جیسی یہ سہولت اُن کے اپنے اضلاع میں میسر ہوئی اور مزید 20 اضلاع کو جب یہ سہولت مل جائے گی تو پنجاب کا کوئی بھی ضلع ایسا نہیں رہے گا جس میں یہ سہولت موجود نہ ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں پر یہ 5 لوگ عارضی طور پر بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ کسی بھی library کو چلانے کے لئے ایک yardstick چاہئے ہوتی ہے اور جب PITB اس project کو دیکھ رہا تھا اُس وقت کتنے ملازمین اس لائبریری کو چلا رہے تھے اور کیا آج یہ ملازمین yardstick کے مطابق ہیں؟ پنجاب حکومت کا -/minimum wage Rs.32,000 ہے لیکن اس میں جو نائب قاصد خاتون ہے اس کو 27 ہزار روپے مل رہے ہیں تو کیا یہ عملہ yardstick کے مطابق ہے اور کیا اتنے عملے سے لائبریری فعال رہ سکتی ہے؟ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ لائبریری فعال ہے تو اگر یہ لائبریری فعال ہے تو پچھلے سال کتنے لوگوں نے اس لائبریری کو visit کیا اور اِن سالوں میں اس لائبریری میں کتنی conferences ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ specifically ذکر کرنا کہ پچھلے سال کتنے طلباء نے وہاں پر visit کیا۔ That data would be provided to the honorable member. اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ معزز ممبر کو یہ data میرے محکمہ سے بھی مل جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! وزیر موصوف ضمنی سوالات پر جو respond کر رہے ہیں آپ اس سے مطمئن ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے جی، میں ایک چھوٹی سی بات کر کے ایک چیز record پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! آپ کا ضمنی سوال address ہو گیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو address نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ District Sports Officer Librarian کے لئے qualified ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی، بالکل۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف صاحب! معزز ممبر کا سوال ہے کہ District Sports Officer either he is qualified to be a Librarian in an e-Library?

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! معزز ممبر specifically جو پوچھ رہے ہیں I will get back to the House. ہم نے پچھلے ڈیڑھ ماہ کے اندر اس چیز کو on a larger scale دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: معزز محرک ایک جز پر رُکے ہوئے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ample time ہے so I will be very lenient. آپ پوچھتے رہیں لیکن اس کا کوئی خاص ضابطہ طے کر لیں کہ ایک سوال پر کتنے ضمنی سوال ہو سکتے ہیں؟ میرے خیال میں اس کو fix نہ کر لیں کہ ایک سوال پر three or four supplementary questions ہونے چاہئیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Rules میں محرک کے three supplementary questions ہیں۔

MR AFTAB AHMAD KHAN: If a supplementary question is relevant then it could be even ten questions.

MR SPEAKER: It is also a new information

کہ supplementary three questions ہیں میں rule بھی پڑھ دیتا ہوں۔

Rule 56: "When a starred question has been answered, any member may ask not more than three supplementary questions for the elucidation of the answer, but the Speaker shall disallow a supplementary question which, in his opinion, either infringes any provision of these rules relating to the subject matter and admissibility of questions or is otherwise an abuse of the right of asking questions." This is very absurd.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب یہاں پر چودھری پرویز الٰہی سپیکر تھے تب میں حزب اختلاف کی طرف سے Advisory Committee کا ممبر تھا اُس Advisory Committee میں یہ طے ہوا تھا جو ابھی آپ نے پڑھ کر بھی سنایا ہے اور اُس پر عمل بھی ہوتا تھا کہ تین سوالات کے بعد کسی ممبر کو کوئی ضمنی سوال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی چاہے وہ معزز ممبر محرک ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے اُس وقت بھی اس چیز سے اختلاف کیا تھا کہ معزز ممبران کو ضمنی سوالات کرنے پر اس طرح سے bound نہ کیا جائے۔

MR SPEAKER: I have a very serious objection to this rule.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جب ہم کوئی سوال جمع کروا دیتے ہیں It takes two weeks for its admissibility. اور سال سال تک سوال کا جواب نہیں آتا تو آپ اس کو National Assembly کے pattern پر لے آئیں کیونکہ آپ نے دیکھا ہے کہ after the devolution 18th amendment the Punjab Government or all the provincial governments are more effective and more powerful after getting the autonomy. تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم This House has also consensus on this کہ Question Hour کو National Assembly کے pattern پر کیا کریں۔

جناب سپیکر: I am hereby suspending the rules. میں آپ سے straightway یہ کہہ رہا ہوں I put this question to the House. We consider it as a committee sitting in the whole House. آپ اس کو at par with National Assembly کرنے کے لئے تیار ہیں؟

"Those in favor say Ayes and those against it say Noes". Nobody is against it. Therefore, it stands a part of the procedure and it will be brought at par with the National Assembly straightway.

جی، سمیع صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب ہاؤس نے یہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جو Rules of Procedure کے حوالے سے میری ایک رائے ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ راناصاحب نے صرف سوالات کے حوالے سے point out کیا ہے۔ ہمارے Rules of Procedure میں ابھی بھی بہت سارے lapse اور gaps ہیں۔ ہمیں قومی اسمبلی اور سینیٹ کی اور چیزوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔ ہم جہاں اپنے rules میں ترامیم کر سکتے ہیں تو وہ ترامیم کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ ہاؤس پانچ سال چلنا ہے اس لئے ایک ہی بار اسے کر لیا جائے۔ جہاں اپوزیشن کی نمائندگی بھی ہو اور ہمارے جو پارلیمانی انچارج ہیں ان کی سربراہی میں ایک مشترکہ کمیٹی بنے اور باقاعدہ ایک procedure adopt کرکے ترامیم کی جائیں اور انہیں Rules of Procedure کا حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ صاحب! بہت شکریہ۔ ہم آج کے اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے to bring our rules at par with the National Assembly ہم ایک کمیٹی form کر کے اٹھیں گے۔ ہاؤس کی working effective ہونی چاہئے۔ جناب امجد علی جاوید! آپ آخری سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سمیع اللہ صاحب نے بالکل relevant بات کی ہے۔ اس پر ایک کمیٹی بنی چاہئے اس سے بہت سی اچھی چیزیں ہوں گی۔ یہ معاملات جب کمیٹی میں جائیں گے تو وہاں deliberation کے بعد جہاں جہاں ضرورت ہوگی rules میں ترامیم ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جناب امجد صاحب! آپ اگلا سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ لائبریری کے لئے جو عملہ آغاز میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے بھرتی کیا گیا تھا وہ ایک خاص مقرر کردہ دورانیہ کے لئے project base agreement کے تحت بھرتی کیا گیا تھا۔ اس agreement کی مدت ختم ہونے کے بعد عملہ کو فارغ کر دیا گیا۔ یہ لوگ تقریباً چار پانچ سال سے فارغ ہیں اور ابھی بھی نیا عملہ بھرتی نہیں کیا گیا۔ ان کے عدالتوں میں کیس pending ہیں۔ کیا جب تک عدالتوں سے ان کا final فیصلہ نہیں ہوتا تو اس وقت تک ان لوگوں کو رکھ کر دوبارہ فعال کیا جا سکتا ہے۔ کیا محکمہ ایسا

کرنے کو تیار ہے یا نہیں ہے؟ اور کیا وہ لوگ بے روزگاروں کی طرح پھرتے رہیں گے اور عدالتوں میں محکمہ اور یہ لوگ رہیں گے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہم نے ابھی dispense with کر تو دیا ہے۔ جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ یہ funding پنجاب سپورٹس بورڈ نے کی تھی لیکن اس کو PITB نے initiate کیا تھا۔ اس کے اندر جو سٹاف تھا وہ PITB کا تھا۔ یہ contract ایک مدت کے بعد ختم ہو گیا تھا اور contract کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے۔ ہم ان کو pursue نہیں کریں گے۔ اگر وہ legal procedure کے اندر پڑے ہوئے ہیں تو ہم نے اپنا کام ختم کر دیا ہے۔ ہمارا عملہ وہاں پر موجود ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ حکومت کے پاس تو اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ساری pays پر پورا اتر سکے۔ میں نے آکر چھ ماہ کی pending pays کو اپنے وعدے کے مطابق عید سے پہلے پہلے مکمل کیا۔ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ جو legal proceeding میں جانے والے لوگوں کو بھی salaries دیں۔ ہمیں اس بارے میں کوئی direction آئے گی تو اس کے بعد ہی ہم کچھ کر سکیں گے۔ ہم ایسے تو انہیں تنخواہیں نہیں دے سکتے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، احسن رضا صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) کے جواب میں ہے کہ مس رباب طاہر، نائب قاصد کی تنخواہ -/27555 روپے لکھی ہوئی ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے یا ہمارے اداروں نے مزدور کی کم از کم اجرت -/32000 روپے مقرر کی ہے۔ ایک نائب قاصد کی -/27555 روپے تنخواہ کیسے ہو گئی؟ میرے خیال میں اس کے ذمہ دار سیکرٹری صاحب ہیں۔ پچھلے دنوں بھی یہاں پر ہمارے وزیر تعلیم کو محکمہ نے غلط information دی تھی۔ میرے خیال میں یہ mistake معمولی نہیں ہے۔ اس کی تفصیل بتائی جائے۔

جناب سپیکر: کیا یہ mistake ہے؟ جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! ہمارے فاضل ممبر نے جو بات کی ہے وہ بالکل جائز ہے۔ اس چیز پر میں نے بطور وزیر سب سے پہلے action لیا تھا۔ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو

ہدایت دی ہوئی ہے کہ ہم اس کو پورا study کریں کہ not only this کہ ابھی کیوں دے رہے ہیں بلکہ میں نے کہا ہے کہ جب سے وزیر اعلیٰ نے -/32000 روپے اجرت کا حکم دیا ہے تب سے جتنے لوگوں کی تنخواہ -/32000 روپے سے کم ہے اس کو rationalize کیا جائے اور -/32000 روپے کے مطابق دی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! I am just feeling کہ محکمہ نے آپ کو غلط جواب دیا ہے۔ یہاں جواب تو غلط نہیں آنا چاہئے۔

وزیر کھیل(جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! ہم pay اتنی ہی دے رہے ہیں۔ یہ -/27555 روپے ہی دے رہے ہیں۔ جواب غلط نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ -/27555 روپے دے رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ کم از کم اجرت -/32000 روپے دیں تو پھر یہ violating of Government Policy دے رہے ہیں۔ احسن صاحب! آپ اپنی بات کو دوبارہ دہرا دیں۔ شاید منسٹر صاحب rephrase کر دیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے -/27555 روپے کا جو figure دیا ہے جبکہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے پرائیویٹ فیکٹریوں کے مزدور کی کم از کم اجرت -/32000 روپے مقرر کی ہے۔ سرکاری ادارے میں نائب قاصد کی -/27555 روپے تنخواہ کیسے ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Before the Question Hour concludes آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھیں کہ -/27555 روپے تنخواہ اب پنجاب میں نہیں دی جا سکتی۔ How come they have given you wrong answer, I need an answer for this from your department.

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! اس کے خلاف تو FIR ہونی چاہئے۔ یہاں سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ معمولی mistake نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ہم اسے دیکھ لیتے ہیں۔ This is an alarming mistake. If the given answer has been furnished wrong then it is

wrongاگر آپ کی گورنمنٹ کم از کم اجرت -/32000روپے کی پالیسی ہے تو اس کے بعد -/27555روپے تنخواہ دے رہے ہیں تو then they are not hearing to the Government Ordersیہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں نے یہ ذکر کیا ہے کہ ابھی صرف دو ماہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے -/27555روپے تنخواہ ہی دی ہو گی۔ ان کا data ٹھیک ہے لیکن میں اس بات کا notice لے چکا ہوں۔ I assure you کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ -/32000 روپے ہی تنخواہ دی جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Please check with your department and just after the conclusion of this business آپ اس چیز کو confirm کریں گے کہ whether the answer has been furnished wrong اور تنخواہ غلط دی جا رہی ہے۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This is very big mistake ایسے نہیں ہے۔ this is deliberately providing wrong information in this House which amounts to misconduct and that officer should be proceeded accordingly under the law and you take an action against that.

جناب سپیکر: رانا صاحب! It is contemptuous. جی، اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں 15-2014 میں 912.000 ملین روپے سے صوبہ پنجاب میں e-Libraries کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ 15-2014 سے آج تک کتنی e-Libraries بنی ہیں اور کیا اس میں رحیم یار خان شامل ہے۔ اس کے علاوہ اگلا منصوبہ تو بعد میں بنے گا 15-2014 میں ان کی اپنی حکومت تھی کیا 912 ملین خرچ ہو گئے ہیں یا نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میرے خیال میں this will amount to an absolutely fresh question

چوہدری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! نہیں۔ 15-2014 میں منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ 912 ملین اضلاع میں خرچ ہوئے یا نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میں نے مان لیا کہ انہوں نے amount دے دی ہے لیکن اس کی تفصیلات تو نہیں ہوں گی۔ جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! انہوں نے جو ضمنی سوال کیا ہے۔ انہوں نے جو 912 ملین کی بات کی ہے تو اس سے e-Libraries 16 بنی تھیں۔ یہ کن اضلاع میں بنی تھیں اس کا data فراہم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم اگلے سوال پر جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں تنخواہ کی بات ہوئی ہے تو ایسا صرف اس محکمہ میں نہیں ہو رہا بلکہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ میں بھی ہو رہا ہے۔ میں نے ایک اور سوال بھی کیا ہوا ہے وہاں بھی آیا اور مڈوائف کو -/18000 اور -/25000 روپے تنخواہ دی جا رہی ہے جبکہ کم از کم اجرت -/32000 روپے مقرر ہے اور گورنمنٹ کا notification بھی جا چکا ہے لیکن جو افسران ہیں انہوں نے ابھی تک اس notification پر عمل نہیں کیا۔ ابھی تک ان ملازمین کو -/18000 اور -/25000 روپے ہی تنخواہ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ محکموں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اس پر بادشاہی یہ ہے کہ تین سال بعد بھرتی ہونے والی خواتین کو -/32000 روپے تنخواہ مل رہی ہے اور جو تین سال پہلے بھرتی ہوئی ہیں ان کے لئے سزا یہ ہے کہ ان کو -/18000 اور -/25000 روپے تنخواہ مل رہی ہے۔ افسران notification کے باوجود اس پر عملدرآمد نہیں کر رہے۔ یہ بات میڈیا پر آ چکی ہے۔ میرے پاس بھی ان کا وفد آیا تھا۔ میں نے یہ گزارش یہاں افسران کو کی تھی لیکن کوئی اس بات کو سن نہیں رہا۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور میرا خیال ہے کہ یہ بحث بہت ضروری ہے اور یہ بہت بڑے طبقے کے متعلق ہے اگر مزدور کی minimum wages policy 32 ہزار ہے اور salaried person کی

contracts reasons مختلف ہیں جس طرح یہ بات کر رہے ہیں اور جو e-Libraries کے جو employees ہیں وہ بھی contractual employees ہیں یا permanent employees ہیں۔ ان کا اپنا contract case ہے تو میرا یہ خیال ہے the House should be apprised on that کہ کیا آپ نے جو daily wages کی بات کی ہے، مزدور کی اجرت کی بات ہے یا employees کی بات بھی ایسے ہی ہے this is the difference which Mr Ahsan Raza pointed out جس پر یہ بھی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے منسٹر انڈسٹری ہاؤس میں ابھی موجود نہیں ہیں۔ to certain extent honorable Minister of Parliamentary Affairs this is a very serious concern that it is his most primary business 12 کروڑ لوگوں کے سوالات ہیں ان کی will، ان کا concern گورنمنٹ کے سامنے ہے اور government is not there

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نے Parliamentary Affairs Department سے اپنے officer کی duty لگا دی ہے کہ جو بھی concern minister ہیں ان کو inform کیا جائے ایک تو آپ کی اسمبلی کی طرف سے بھی duty ہوتی ہے کہ وہ ان کو بتاتے ہیں کہ یہ آپ کا اسمبلی بزنس ہے جو بھی concerned minister ہوتا ہے اس طرح میں نے بھی دیکھا کچھ ہمارے منسٹرز کہہ دیتے تھے کہ ہمیں ٹائم پر نہیں پتا چلا۔ تو ہم نے Parliamentary Affairs Department کے بھی ایک officer کی duty لگا دی ہے۔ اب دو جگہ سے ان کو information گئی ہو گی کہ ان کا آج بزنس ہے اب اگر وہ نہیں آئے تو میں ان سے پوچھ کر ہی بتا سکتا ہوں کہ وہ کیوں نہیں آئے ہیں۔

MR SPEAKER: Mr Shafay Hussain is the minister for industries? کے منسٹر نہیں Then I have left no other option or I skip the questions with a very serious concern and this practice is unacceptable or ہیں I adjourn the session till the minister comes back. What should I do? Minister Parliamentary Affairs can you speak on his behalf?

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے پاس details ہوتی تو میں ضرور ان سوالات کے جوابات دے دیتا۔

MR SPEAKER: Then I adjourn the House for five minutes. The Secretary and Department should be there آپ اپنے منسٹر کو call کر لیں ہم پانچ منٹ کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر وزیر صنعت و سرمایہ کاری جناب شافع حسین کی وقفہ سوالات کے دوران ایوان میں عدم موجودگی پر جناب سپیکر نے ہاؤس کی کارروائی کو پانچ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا)

(5 منٹ کے بعد جناب سپیکر ملک محمد احمد خان 5 بج کر 44 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی کا ہے۔ جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 24 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***24: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین بھی مختص کر دی تھی؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ ابھی تک شروع کیوں نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت یہ منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین):

(الف) جی، یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی۔

(ب) جی، یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے زمین مختص کی گئی تھی۔

(ج) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے لئے محکمہ مال، پنجاب سے 69 ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست کی گئی تھی، مگر زمین کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی مزید یہ کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کمالیہ شروع کرنے اور بعد ازاں اس منصوبے کو بھی ترک کر کے ہینڈی کرافٹ ڈویلپمنٹ سنٹر کمالیہ کا منصوبہ شروع کیا گیا بوجہ مقامی سرمایہ کاروں کی عدم دلچسپی حکومت سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سیلف فنانس کی بنیاد پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں تھا کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی اور جز (ب) میں تھا کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین بھی مختص کر دی تھی جس کے جواب میں ہے کہ جی، یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی جبکہ جز (ب) میں ہے کہ جی، یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے زمین مختص کی گئی تھی۔

جناب سپیکر! 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی گئی تھی اور اب 2024 کا سال ہے اور اس کام کو 9 سال ہو گئے ہیں لیکن اس پر ابھی تک کوئی تحرک نہیں ہوا جبکہ جز (ج) میں یہ کہتے ہیں کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے لئے محکمہ مال، پنجاب سے 69 ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست کی گئی تھی، مگر زمین کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا امر مانع تھا، کیا

رکاوٹیں پیش آئیں اور اگر کوئی رکاوٹ تھی تو اسے دُور کرنے کے لئے کیا کوشش کی؟ اگر ان کے پاس کوئی ریکارڈ ہے تو اس حوالے سے ہاؤس کو apprise کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے درست فرمایا ہے کہ یہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ 2015 میں announce ہوئی تھی اور اس کے بعد اس زمین کی رجسٹری کے کچھ معاملات تھے اور کچھ الاٹمنٹ کے معاملات تھے جس کی وجہ سے اس وقت 2016 اور 2019 میں محکمہ میں یہ معاملات آگے چلتے رہے۔ پنجاب میں 23 سمال انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں جو معزز ممبر نے معاملہ اٹھایا ہے تو according to the law جو بھی پالیسی ہو گی اس کے مطابق اس معاملے کو ہم حل کریں گے تاکہ باقی انڈسٹریل اسٹیٹس کی طرح یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بھی operational کی جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا امر مانع تھا، کیا رکاوٹ تھی اور انہوں نے یعنی محکمہ نے کیا کوشش کی ہے کیونکہ دس سال گزر گئے ہیں اور اس دوران محکمہ نے کیا کیا ہے وہ بتائیں اور وہ رکاوٹ بھی بتائیں؟ رجسٹری کی تو کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تو انہیں جو رکاوٹیں پیش آئی ہیں وہ بتا دیں اور جو ان کے محکمہ نے کیا ہے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) جناب سپیکر! 2019 میں پنجاب اربن یونٹ سے 50 ایکڑ زمین کمالیہ شوگر ملز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین کے موزوں ہونے یا نہ ہونے کی بابت رپورٹ طلب کی۔ پنجاب اربن یونٹ نے متعلقہ زمین کا صرف 6 فیصد۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف نے کھڑے ہو کر وزیر موصوف کے جواب پر "متعلقہ نہ ہے" کی آوازیں لگائیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ رانا آفتاب صاحب! تشریف رکھیں اور وزیر موصوف بھی تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) جناب سپیکر! میں ان کو بتا دوں کہ اس وقت زمین کی value تھی، یہ جو زمین کا معاملہ کہہ رہے ہیں تو یہ اتنا serious معاملہ نہیں ہے کیونکہ یہاں پر اور بھی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ پہلے وزیر صاحب کا جواب سُن لیں پھر بات کریں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) جناب سپیکر! میں بطور وزیر آپ سب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مختلف انڈسٹریل زونز ہیں جہاں پر دو دو سال سے پلاٹ لے کر رکھے ہوئے ہیں اور ہماری پالیسی یہ کہتی ہے کہ دو سال کے اندر آپ نے انڈسٹری بنانی ہے۔ اکثر نے یہاں پر پراپرٹی کا کاروبار شروع کیا ہوا ہے اور بحیثیت منسٹر میں یہ نہیں ہونے دوں گا۔ چاہے کوئی بندہ کسی بھی پارٹی کا ہو جو دو سال کے اندر انڈسٹری نہیں لگائے گا اس کا پلاٹ کینسل کر دیا جائے گا اور اس کو انڈسٹریل اسٹیٹ پیسے واپس کرے گی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میری بات سنیں۔ امجد علی جاوید صاحب! Are you satisfied with the answer?

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہم دوسری چیز یہ لے کر آ رہے ہیں کہ میں اس کو بالکل allow نہیں کروں گا کہ جو نئی انڈسٹری زرعی زمین پر بنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف! آپ تشریف رکھیں۔ امجد علی جاوید صاحب! For brevity of things جو منسٹر صاحب نے جُز (ج) میں تفصیل دی ہے وہ آپ کے سوال کے جز (الف) اور (ب) کو address کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کا جواب کافی مفصل ہے۔ خاموشی اختیار کریں No cross talk (شور و غل)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح point out کیا ہے منسٹر صاحب کا جواب بھی taken as read کریں۔ انہوں نے جو ضمنی سوال پر جواب دیا ہے کہ we have

the specific rules کہ جو دو سال میں انڈسٹری نہیں لگائے گا اس کا پلاٹ کینسل کر دیا جائے گا۔ منسٹر صاحب یہ بتادیں گے کہ کیا اب تک انہوں نے کسی کا پلاٹ کینسل کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): جناب سپیکر! میں نے پچھلے ہفتے 40 پلاٹ کینسل کئے ہیں۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے اپنے دور میں کتنے پلاٹ کینسل کئے تھے؟

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں اسلم اقبال صاحب اس محکمہ کے وزیر تھے، انہوں نے ساڑھے تین سال تک کیا کیا ہے اور جو میں نے ایک مہینے میں کیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو اپنے پہلے ضمنی سوال پر ہوں۔ میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔ چلیں میں اس پر زور نہیں دیتا پنجابی کی کہاوت ہے کہ "پنڈ وسائی اچکے پیلاں آگئے" زمین تو ابھی ملی ہی نہیں، زمین بنی نہیں، الاٹ ہوئی نہیں تو کون سے پلاٹ کینسل ہوئے ہیں؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ شافع صاحب! It is done

امجد صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔ (قہقہے)

لیکن یہ وزیر کھیل سے متعلقہ ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے یہ pending ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ سوال on her behalf لینا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ سوال کی باری پر بولتے نہیں ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے تو کہا ہے۔ سوال نمبر 170 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کے روٹس بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*170: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کے 19 روٹس بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان روٹس پر پبلک ٹرانسپورٹ بند کرنے کی وجوہات کیا تھیں کیا اس کے متبادل کوئی انتظام کیا گیا؟

(ج) ان روٹس پر چلنے والی بسیں کہاں ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب فیصل ایوب):

(الف) پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی (سابقہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی) کے تحت سال 2012 سے نجی بس آپریٹرز کے تعاون سے لاہور اور گردونواح میں مختلف روٹس پر 262 اے سی، سی این جی بس سروس مہیا کی جارہی تھی۔ مرحلہ وار معاہدوں کی تکمیل اور بسوں کے مکینیکل مسائل کی بناء پر بس آپریٹرز کی جانب سے بس سروس کو مزید جاری رکھنے سے معذرت کی گئی اور نئی بسوں کے آنے تک ان 19 بس روٹس پر سروس کو معطل کر دیا گیا۔ مزید یہ کہ پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہریوں کی سفری مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اہم روٹس پر پرائیویٹ آپریٹرز کے تعاون سے مزدا/ منی بس سروس کا آغاز کیا گیا تاکہ سفری مشکلات میں کمی لائی جاسکے اور بعد میں مکینیکل اور ماحول دوست نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیا گیا۔

(ب) پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی (سابقہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی) کے تحت سال 2012 سے نجی بس آپریٹرز کے تعاون سے لاہور اور گردونواح میں مختلف روٹس پر AC سی این جی بس سروس مہیا کی جارہی تھی۔ مرحلہ وار معاہدوں کی تکمیل اور بسوں کے مکینیکل مسائل کی بناء پر بس آپریٹرز کی جانب سے بس سروس کو مزید جاری رکھنے سے معذرت کی گئی اور نئی بسوں کے آنے تک ان 19 بس روٹس پر سروس کو معطل کرنا پڑا۔ ویگن سروس فی الوقت شہر کے مختلف روٹس پر بغیر سبسڈی سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں مزید برآں ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت شہر کے مختلف روٹس پر

تقریباً 200 سے زائد سپیڈو بسیں سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں اور مزید 300 نئی ڈیزل، ہائبرڈ بسوں کے ساتھ ماحول دوست 27 الیکٹرک بسوں (پائلٹ پراجیکٹ) کی جلد سے جلد خریداری کو ممکن بنانے کا عمل جاری ہے۔

(ج) چونکہ معاہدے کے مطابق یہ بسیں نجی کمپنی کی ملکیت تھیں اور بسوں کے مالکان نے اپنی منشاء مرضی کے مطابق بسوں کا استعمال کیا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا متعلقہ منسٹر ہیں؟

جناب سپیکر: راناصاحب! Minister is on leave also

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! What about the other thing? Is there anybody who has been assigned the role?

MR SPEAKER: Minister has applied for the leave today.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! He may have applied for the leave but can you send this system like this? اس سوال کی تو باری ہی نہیں آنی This is very important question regarding the transport. The whole province is without transport. There is no public transport.

جناب سپیکر: راناصاحب! میں نے ابھی گورنمنٹ سے کہا ہے کہ ہم نے اس کو بھی آج ہاؤس کی کمیٹی بنا کر amend کر دیا۔ آپ کی proposal بڑی اچھی تھی اور اس کو ہم نے آج at par with National Assembly کر دیا ہے اس سے effectiveness آئے گی۔ In case that the Minister is on leave منسٹر صاحب available نہ ہوں اور اُن کا سوال آجاتا ہے تو اس کا mechanism بھی ہے کیونکہ Minister concerned and Parliamentary Secretary concerned نے اس کا جواب دینا ہے۔ آج متعلقہ منسٹر leave پر ہیں۔ اس کو آگے formulate کر لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ سے سیکھتا رہتا ہوں کیونکہ ماشاء اللہ آپ interpretation زیادہ کرتے ہیں۔ میرا متعلقہ سوال ہے کہ when a starred question is put after admission, can you change it to unstarred?

MR SPEAKER: We actually were in a situation yesterday کہ normally Question Hour کے وقت کورم point out نہیں ہوتا۔ Now what National Assembly has it in their Rules. If a situation like this arises when normally the customs and practices are not heard too, as in Question Hour nobody raises the quorum. But yesterday it was pointed out. Now this is not the parliamentary practice. This House has never witnessed it before.

وقفہ سوالات میں کبھی بھی کورم point out نہیں ہونا چاہئے دو ممبران ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں۔ وقفہ سوالات members کا prerogative ہوتا ہے اور اس وقت میں وہ صوبے کے 12,13 کروڑ لوگوں کے سوالات حکومت سے کرتے ہیں۔ اگر اُس وقت ہاؤس کی presence کم بھی ہو تو normally جو mover of the questions ہوتے ہیں they carry on with their business. But somehow it was done. تو اس طرح کی situation کو deal کرنے کے لئے قومی اسمبلی نے اپنی situation ایسے cover کی ہے کہ اگلے دن وہ اُس کو unstarred question کے طور پر ہاؤس کی table پر lay کر دیتے ہیں۔ now a starred question کو unstarred question کرنا، آج وہ unstarred question کے طور پر ٹیبل ہوا ہے اور آج وہ take up نہیں ہو سکتا If somebody is not caring for the parliamentary practices of not pointing out the quorum during the Question Hour infringing the members right. تو اس situation کو deal کیا ہے۔

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I can say that it was not proper working whatever the given circumstances but I would like to have a ruling that when the question is admitted under the

present Rules of Procedure, can you change the question from starred to unstarred? I agree that the quorum should not be pointed out during the Question Hour but pointing out quorum during Question Hour is not prohibited under the rules, this can be pointed out. According to traditions, customs or you can say that during the given circumstances you cannot do this but there is no bar on pointing quorum under the Rules of Procedure.

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ سے پہلے یہی بات واضح کی ہے کہ ہم نے at par یعنی قومی اسمبلی کے rules کے مطابق exact corresponding Rules کو یہاں لے آئے ہیں اور اُسی procedure کی amendment کے تحت جو starred question کل answer نہیں ہو سکے اُن کے جوابات unstarred questions کے طور پر میز پر رکھ دیئے ہیں۔ یہ amendment آپ خود پاس کر چکے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ سوال نہیں ہے، یہ آج کی بات ہے لیکن جب یہ Rules of Procedure amend ہو جائیں گے Can you go for that perspective again?

جناب سپیکر: یہ amendment پہلے ہی ہو چکی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ amendment نہیں ہوئی۔ میں نے ابھی تو Point of Order raise کیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو آپ نے propose کیا ہے کہ 14 دن کے جوابات اور 14 days والی بات پر at par with National Assembly میں آپ سے متفق ہوں۔ جب میں نے آج کے سوالات کے جوابات آپ کے سامنے رکھے تو اس سے پہلے میں نے پڑھ کر بتایا کہ 1997 کے Rule 51 میں ہونے والی حالیہ ترمیم کے تحت کل کے ایجنڈے سے رہ جانے والے سوالات آج بطور غیر نشان زدہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔ یہ amendment آپ نے کی ہے، تین چار دن پہلے کی ہے اور اسی ہاؤس سے پاس ہوئی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ amendment کی بات درست کر رہے ہیں مجھے جو آپ نے کتاب دی ہے until and unless یہ اس میں نہیں آتا how can I anticipate it

جناب سپیکر: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اُس وقت ہاؤس میں نہ ہوں لیکن میں آپ کے پاس اس کی کاپی بھیج رہا ہوں۔ یہ amended rules کی کاپی رانا صاحب کو دی جائے۔ جس طرح آپ کو ruling چاہئے میں وہ بھی دے دوں گا۔ اب ہم next question لیتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اگلا سوال لے لیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جناب امجد علی جاوید نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ان کو کہنے دیں آپ تو بیٹھیں۔ جی، جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں بیٹھ گیا ہوں لیکن میرا پہلے سوال پر بڑا concern ہے۔ میں منسٹر صاحب سے ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ میرے حلقے کا question ہے، میرا شہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں industrial estate کی سخت ضرورت ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے کہہ دیا ہے کہ سرمایہ کاروں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے وہاں کام نہیں کر رہے۔ میں نے 2013 سے 2018 تک متعدد بار ڈیپارٹمنٹ سے request کی اور اب بھی میں دو ماہ میں دو چکر لگا چکا ہوں۔ آپ ڈیپارٹمنٹ کو direction جاری کریں کہ وہاں کام کی شروعات کریں اور جو requirements ہیں وہ پوری کریں اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں تو میں ان کے ساتھ ہوں گا لہٰذا وہاں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بننا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا point آ گیا۔ اب آپ اگلا سوال لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا question No.19 ہے اور یہ میرے دونوں questions ہیں تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جوابات درست نہیں ہیں اگر یہ مناسب سمجھیں تو ان سوالات کو pend کروا لیں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! Are you not satisfied with the answer?

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، میں جواب سے satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ جوابات درست نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، honorable minister.

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اگر وضاحت کر دی جائے کہ جواب کس طرح ٹھیک نہیں ہے تو میرے خیال میں ہاؤس کا ٹائم بھی بچے گا۔ میرے لئے ہاؤس کا ٹائم بہت قیمتی ہے جو جواب میں information نہیں ہیں تو میں موقع پر بھی بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی! We are running short of time for Question Hour. آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ محکمے نے جواب درست furnish نہیں کیا۔ This is what you are saying?

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ایسے ہی ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ بتائیں کہ کیسے نہیں کیا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ میرا سوال نمبر 19 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کھیل کے فروغ کے لئے دیہی علاقوں میں منی سٹیڈیم کی تعمیرات نیز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منی سٹیڈیم کی عدم تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***19: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2013 سے 2018 میں صوبہ بھر میں کھیل کے فروغ کے لئے دیہی علاقوں میں منی سٹیڈیم (گراؤنڈ) بنانے کا پروگرام شروع کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے منی سٹیڈیم شروع کئے گئے کتنے پراجیکٹ مکمل ہوئے اور کتنے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی تبدیلی اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ادھورے رہ جانے والے منصوبوں پر سرکاری خزانے سے خرچ کی جانے والی رقم ضائع ہو رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس عوام دوست اور نوجوانوں کو منفی سرگرمیوں سے بچانے اور کھیل کی طرف راغب کرنے اور کھیل کے فروغ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) کیا محکمہ نے اس منصوبہ کے لئے فنڈ کی فراہمی کا کوئی انتظام کیا ہے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) محکمہ سپورٹس نے سال 2013 سے 2018 تک صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے تحت پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) کے زیر انتظام مختلف شہری اور دیہی علاقوں میں سپورٹس سہولیات کی تعمیر مکمل کی۔

(ب) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2013 سے 2018 کے درمیان سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل سپورٹس سہولیات کی تعمیر مکمل کی گئی:

1۔ فٹ بال گراؤنڈ بھلیر جھنگ روڈ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تعمیر 68.268 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کی گئی۔

2۔ سینتھیٹک ہاکی گراؤنڈ 7x7 کی تعمیر فلڈ لائٹ کے ساتھ ہاؤسنگ کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 82.232 ملین کی لاگت سے مکمل ہوئی۔

3۔ پانچ گراؤنڈز جن میں چک نمبر 343 گ ب، 305 گ ب، 340 گ ب، 341 گ ب اور چک نمبر 334 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ کی اپ گریڈیشن کا 16.335 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا۔

(ج) حکومت کی تبدیلی سے نہ تو فنڈز کی دستیابی متاثر ہوئی اور نہ ہی کسی منصوبے کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پیش آئی۔

(د) محکمہ سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز پنجاب نوجوان نسل کو منفی سرگرمیوں سے دور رکھنے اور کھیلوں کی طرف راغب کرنے کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کھیلوں کے فروغ کے لئے نئی سہولیات کے منصوبہ جات شامل کرتا ہے اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً یونین کونسل کی سطح سے لے کر پنجاب کی سطح تک مختلف کھیلوں کا انعقاد کرتا رہتا ہے۔

(ہ) محکمہ سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز پنجاب نے ان منصوبہ جات پر گزشتہ 2013 سے لے کر 2018 تک تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تقریباً 166.835 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں Synthetic Hockey Ground 7 by 7 کی تعمیر فلڈ لائٹس کے ساتھ ہاؤسنگ کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 82.232 ملین روپے کی لاگت سے 2019 میں مکمل ہوئی اور 25 گراؤنڈ جن میں چکوک نمبر 343 گ ب، 305 گ ب، 340 گ ب، 348 گ ب اور 334 گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ کی اپ گریڈیشن 16.335 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی تو میرا یہ سوال تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے mini stadiums شروع کئے گئے اور کتنے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکے؟ فٹبال گراؤنڈ بھلیر جھنگ روڈ سٹی وغیرہ mini stadium نہیں ہے۔ دوسرے انہوں نے پانچ دیہات بتائے ہیں یہ سٹیڈیم مکمل نہیں ہیں محکمہ نے انہیں غلط information دی ہے۔ ان میں سے دو گاؤں میں تقریباً کوئی 35 فیصد کام ہوا ہے اور تین گاؤں میں بالکل ہوا ہی نہیں تو میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ سوال pend کروا لیں تاکہ اس کی مزید information آجائے اور اگلی information بھی اسی حساب سے ٹھیک نہیں ہے۔ میری یہی درخواست ہے کہ یہ سوال کمیٹی کو ریفر کر دیں یا اس سوال کو pend کر لیں تاکہ اگلے سیشن میں پھر اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو چھوٹی چھوٹی details required ہیں، I am prepared، جو انہوں نے تفصیل مانگی ہے وہ تفصیل انہیں فراہم کر دی گئی ہے چونکہ ہمارے مطابق جواب بالکل درست ہے اگر ان کو کچھ details چاہئے تو he can come to me

as per my knowledge لیکن personally, I can provide all the information. 2013 سے لے کر 2018 تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ PNU نے تین project کئے ہیں وہ exactly یہی ہیں جس میں ایک ہمارا فٹبال سٹیڈیم، ہاکی سٹیڈیم اور پانچ گراؤنڈ ہیں اس کے علاوہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا تو I would request him to provide me that information اس پر میں دوبارہ ان کو جواب دوں گا۔ Thank you.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جواب درست نہیں ہے۔ اگر منسٹر صاحب بضد ہیں کہ جواب درست ہے تو پھر اس سوال کو کمیٹی کو ریفر کریں اور کمیٹی وہ ریکارڈ منگوا کر دیکھ لے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! It is coming in rounds now. پہلے سوال کے جواب میں بھی احسن رضا خان نے جو نکتہ اٹھایا اس کے بعد پھر اور ممبرز نے بات کی۔ اب آپ پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ جو جواب دیئے گئے ہیں یہ wrong information House میں furnish کی گئی ہیں تو یہ بڑی contemptuous بات ہے، یہ information غلط کیسے دی جا سکتی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ چیک کرا لیں۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ آپ physical verification کرا لیں۔

جناب سپیکر: آپ جن جگہوں کی بات کر رہے ہیں تو کیا آپ ان جگہوں کو physically جانتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جانتا ہوں اور سوال آنے کے بعد پھر حلقے سے counter check کیا ہے۔ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ ہاؤس میں دوبارہ نئے سرے سے information آ جائے۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور صاحب! یہ آپ کے متعلقہ ہے آپ اور وزیر کھیل یہ information دیکھیں کہ کیا محکمے کی طرف سے ہاؤس میں دیئے گئے جوابات درست ہیں، اگر یہ جوابات درست ہیں تو پھر the matter stands resolved، جس طرح معزز ممبر کا بار بار کہنا ہے کہ وہاں پر اتنا کام نہیں ہوا، جوابات غلط دیئے گئے ہیں اور ہاؤس میں incorrect information دی جا رہی ہے تو اس سلسلے میں وزیر پارلیمانی امور اور وزیر کھیل پر مشتمل دو رکنی کمیٹی تشکیل دے رہا ہوں۔ یہ کمیٹی سوال کا جواب اور

ہاؤس میں فراہم کی گئی information دیکھیں اور next session میں ہاؤس کو apprise کریں گے۔ غلط information کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے۔

جناب سپیکر: جی!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) کا جواب ہے کہ محکمہ سپورٹس نے 2013 سے 2018 تک صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سالانہ ترقیاتی کاموں کو ADP کے تحت Project Management Unit کے زیر اہتمام مختلف شہری اور دیہی علاقوں میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تعمیر مکمل کیں تو کتنے شہروں میں کی اور اس میں رحیم یار خان، خان پور اور بہاولپور یا ساؤتھ پنجاب کے کون کون سے اضلاع یا تحصیلیں شامل ہوئی ہیں۔ یہ 2013 سے 2018 تک پانچ سال کا عرصہ ہے جو پراجیکٹ مکمل ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! اگر specifically مجھے ہاؤس کے اندر کہیں گے کہ پتوکی کے اندر 2005 میں کیا ہوا تھا تو you will have to give some time کہ جس دوران میں آپ کو information provide کر سکوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! انہوں نے یہ سکیمیں مکمل کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کہہ دیں کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ ویسے میری نظر میں تو یہ fresh question ہے اور آپ کو بھی کہہ دینا چاہئے کہ یہ fresh question ہے آپ نیا سوال دیں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! جی، I think exactly what I meant to say اگر آپ مجھ سے کوئی question پوچھنا چاہتے ہیں کہ you have to put a fresh question and I will answer you.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ اس طرح نہ کریں۔ جو سکیمیں مکمل ہوئی ہیں تو ان کو محکمے نے بتائی ہوں گی کہ ہم نے یہ یہ 2013schemes سے 2018 تک مکمل کی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید نے یہ پوچھی نہیں ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!.I am on supplementary question

جناب سپیکر: supplementary question میں نیا سوال تو نہ کریں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! یہ پہلے decide کر لیں کہ یہ supplementary question ہے یا fresh question ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! fresh question نہیں بلکہ اس میں details لکھی ہیں کہ کتنی مکمل ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز شفیع! This amounts to a fresh question

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ ایسے تو نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ fresh questions بنتا ہے۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

پنجاب میں کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کے دوبارہ انعقاد سے متعلقہ تفصیلات

***81: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دور حکومت میں کھیل کو فروغ دینے کے لئے یونین کونسل کی سطح سے پنجاب کی سطح تک مختلف کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کا انعقاد شروع کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے یا ختم کر دیا گیا ہے؟
(ج) اگر ختم کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں کیا حکومت ان مقابلہ جات کا دوبارہ اجراء کا منصوبہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دورِ حکومت میں یونین کونسل کی سطح پر کھیلوں کے مقابلہ جات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔
(ب) کھیلوں کے فروغ کے مقابلوں کے انعقاد کا یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے اور محکمہ سپورٹس تحصیل، ضلع، ڈویژن اور صوبے کی سطح پر مختلف کھیلوں کے حوالے سے مقابلہ جات منعقد کرتا رہتا ہے۔
(ج) محکمہ سپورٹس و امورِ نوجوانان کھیلوں کو یونین کونسل کی سطح پر بحال کرنے کے لئے یوتھ ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ پنجاب بھر میں موجود کھیلوں کے گراؤنڈز کی بحالی اور 91 نئے گراؤنڈز تعمیر کرنے جا رہا ہے تاکہ کھیلوں کو نچلی سطح (یونین کونسل) پر بحال کیا جائے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(محکمہ آبپاشی)

(قاعدہ 51 کے تحت)

چک نمبر 382 ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مائنر کو بحال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

34: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ کی ٹیل PP-121 کے دیہات کی زمینوں کو سیراب کرتی تھی؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر 382 ج ب کو مائنر سیراب کرتا تھا بعد ازاں مائنر کو بند کر کے کھال میں تبدیل کر دیا گیا ہے؟
(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس مائنر کو کس سال بند کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مائنر کی بندش سے مذکورہ بالا چکوک کی زمینوں کی آبپاشی شدید متاثر ہوئی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ 2013 سے 2018 کی حکومت کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے ایوان میں مذکورہ بالا مائنر کو بحال کرنے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی کیا محکمہ ایوان کے اندر کروائی گئی یقین دہانی کے مطابق مائنر کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ لوئر کی ٹیل سے کھیوڑہ راجباہ نکلتا ہے جو PP-121 کے چکوک کی زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ کھیوڑہ راجباہ سے ننگل مائنر نکلتا تھا جو چک نمبر 382/JB کے رقبہ کو سیراب کرتا تھا جو بعد میں متعلقہ زمینداران کی درخواست پر ڈیپارٹمنٹل کارروائی عمل میں لائی گئی اور بذریعہ نمبری 2633/171-WPIII مورخہ 02.04.1997 کو ننگل مائنر کو جدید موگہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ (فیصلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) ننگل مائنر کو بذریعہ نمبری 2633/171-WPIII مورخہ 02.04.1997 کو جدید موگہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس کا ڈسچارج 3.67 کیوسک ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے چک نمبر 382/JB کا سارا زرعی رقبہ (1286 ایکڑ) اپنے سی سی اے کے مطابق سیراب ہو رہا ہے۔

(ہ) زمینداران کی طرف سے پانی کی کمی کی کوئی درخواست محکمہ کو موصول نہ ہوئی ہے اور نہ ہی متعلقہ زمینداران نے ننگل مائنر کو بحال کرنے کی کوئی درخواست محکمہ انہار کو دی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موقع پر موجودہ موگہ سے آبپاشی درست ہو رہی ہے۔ درخواست موصول ہونے کی صورت میں اس پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

حکومت کا واٹر پالیسی پر نظر ثانی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

59: جناب حسن علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی واٹر پالیسی نہ ہے اور محکمہ کی طرف سے 2008 سے نئے موگہ جات لگانے پر پابندی ہے؟

(ب) جبکہ اس مقصد کے لئے اچھی خاصی رقم بھی موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے موگہ جات پر پابندی ہونے اور محکمہ کی واٹر پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ بھر میں لاکھوں ایکڑ زرعی اراضی بنجر اور غیر آباد ہے جبکہ حکومت کسانوں کو گرو مور (Grow More) کا نعرہ Introduce کروا رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے موگہ جات صرف C.M ڈائریکشن پر بنائے جا رہے ہیں غریب کسان جو C.M تک پہنچ نہ رکھتے ہیں وہ مجبور ہیں؟

(ہ) کیا حکومت (محکمہ) اپنی واٹر پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) 2018 میں حکومت پنجاب نے پنجاب واٹر پالیسی کی منظوری دی۔ جس کا مقصد واٹر ریسورسز مینجمنٹ، کنزرویشن اور ڈویلپمنٹ میں بہتری لانا ہے، موگہ جات (CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت) کو نہری پانی کی فراہمی ایک آپریشنل ایشو ہے جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2006 سے نہری پانی میں کمی کے باعث پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

(ب) نئے موگہ جات (CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت) کے لئے محکمہ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی رقم مختص نہیں کی جاتی۔

(ج) محکمہ کے پاس نہری پانی کمیٹیڈ ہے جو کھیتوں کے لئے مخصوص ہے۔ تاہم کچھ علاقوں میں اربنائزیشن کی وجہ سے تھوڑا بہت پانی موجود ہے جس کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لئے حال ہی میں Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Act 2023 نافذ العمل ہو چکا ہے۔ جس کے تحت Adjustment of Canal Command Area Rules, 2024 جاری ہے ہیں ان رولز کی منظوری اس کے بعد اضافی پانی قانون کو دیکھتے ہوئے درخواستوں کی میرٹ کے مطابق نیو ایریا کے لئے مختص کیا جائے گا۔

(د) وزیر اعلیٰ آفس کے احکامات کے مطابق محکمہ CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت کا کیس وزیر اعلیٰ کو بھیجتا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب بطور مجاز اتھارٹی اپنا حکم صادر کرتا / کرتی ہے۔

(ہ) واٹر پالیسی کا موگہ جات (CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا محکمہ اس کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ پالیسی کچھ عرصہ پہلے ہی نافذ العمل کی گئی ہے۔

جہلم۔پی پی 24 میں ڈیمز کی تعداد اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

96: سید رفعت محمود: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔24 جہلم میں کتنے ڈیمز ہیں سال 24-2023 میں ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈز مختص کیا گیا تھا کتنا خرچ ہوا کتنا باقی ہے؟

(ب) ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف تعینات ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) پی پی۔24 جہلم میں کل چھ سمال ڈیمز ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ گراٹ
2۔ ٹین پورہ-I
3۔ ٹین پورہ-II
4۔ لہڑی
5۔ ڈومیلی
6۔ پنڈوری

ان چھ ڈیموں کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 24-2023 میں ٹوٹل 4.85 ملین روپے کا فنڈ مختص کیا گیا تھا جو سارا خرچ ہو چکا ہے اور فی الحال کوئی فنڈ بقایا نہیں ہے۔

(ب) ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کل 21 بندے تعینات ہیں۔

لیہ: دریائے سندھ کے پانی سے بچاؤ کے لئے سپر/ٹی بند دوبارہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

103: جناب محمد اطہر مقبول: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے سندھ کے دونوں اطراف صوبہ پنجاب میں دریا کے پانی سے بچانے کے لئے سپر/ٹی بند بنائے گئے ہیں ماسوائے ضلع لیہ کی حدود میں سپر/ٹی بند نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لیہ کی ہر سال سیلاب کے پانی سے ہزاروں ایکڑز زمین جو زرعی ہے دریا برد ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں سپر / ٹی بند بنائے گئے تھے مگر ناقص تعمیر کی وجہ سے وہ دریا کی نظر ہو گئے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں دریائے سندھ کے کنارے سپر / ٹی بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ دریائے سندھ کے بائیں طرف ضلع لیہ اور اس کے ملحقہ علاقوں کو سیلاب سے حفاظت کے لئے درج ذیل پانچ بند بنائے گئے تھے جو موقع پر موجود ہیں۔

1۔ لیہ سٹی فلڈ پروٹیکشن بند 24600=فٹ

2۔ ایف نارتھ فلڈ بند 51500=فٹ

3۔ ریٹائرڈ شاہ والا گرائن 23000=فٹ

4۔ بکھری احمد خان پروٹیکشن بند 11000=فٹ

5۔ شاہ والا گرائن 66000=فٹ

اس کے علاوہ ضلع لیہ کی حدود میں جو 14 سپر بھی بنائے گئے تھے وہ بھی موقع پر موجود ہیں۔ مزید ضلع لیہ کی حدود میں کوئی ٹی بند نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ صن رف کھادر ایریا میں موجود رقبہ جات میں پانی فلڈ سیزن میں پہنچتا ہے جو پہلے سے سیلاب زدہ علاقہ ڈکلیئر ہوتا ہے۔ جبکہ کھادر ایریا سے باہر والے رقبہ جات صرف 2010 کے سیلاب میں زیر آب آئے تھے۔ جو Super Flood تھا اور اس سے پہلے دریائے سندھ کی تاریخ میں کبھی اتنا پانی نہیں آیا تھا۔

(ج) ضلع لیہ کی حدود میں دریائے سندھ کے بائیں طرف جو 5 فلڈ بند اور 14 سپر بنائے گئے تھے بفضلہ تعالیٰ موقع پر موجود ہیں۔ تمام سپر / بند کو اپنی اصلی حالت میں قائم رکھنے کے لئے محکمہ انہار ضلع لیہ مکمل جانفشانی سے اپنا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع لیہ کی حدود میں کوئی ٹی بند نہ بنایا گیا ہے۔

(د) جبکہ بھکر سے لے کر لیہ سٹی تک فلڈ بند بنانے کی ماڈل سٹڈی حال ہی میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے جس کے تحت 159000 فٹ لمبائی کا حامل بند بنایا جائے گا۔ یہ پراجیکٹ وفاقی حکومت کے پروگرام FPSP-III میں شامل ہے اور اس کا PC-I تیاری کے مراحل میں ہے۔ جس کی منظوری کے بعد ان شاءاللہ اس پراجیکٹ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی!

حکومت کی سوالات کے بارے میں غیر سنجیدگی اور ضمنی الیکشن میں دھاندلی کا معاملہ

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو آج جو وقفہ سوالات ہوا ہے۔ ایک دن پہلے بھی یہی practice ہوئی تھی تو میرے خیال میں میں پہلے بھی اپوزیشن میں رہا ہوں تو اس میں ہاؤس کی seriousness ہونی چاہئے۔ جناب ڈپٹی سپیکر نے اس دن بھی ایک رولنگ دی تھی۔ Definitely سیاسی لوگوں پر بار بھی بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن محکمے کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس دن غالباً ایجوکیشن منسٹر رانا صاحب بھی محکمے کی طرف سے excuse کر رہے تھے تو میں نے اس وقت بھی یہی request کی تھی کہ آپ محکمہ کو excuse میں نہ لے کر جائیں بلکہ ان کو کھینچ کر رکھیں کیونکہ جو جوابات ہیں، آپ کا جو فاضل ممبر ہوتا ہے وہ چاہے اُدھر سے یا اِدھر سے ہو وہ اپنی پوری تحقیق کر کے بات کر رہا ہوتا ہے چونکہ وہ اس کا حلقہ ہوتا ہے اور حلقے میں اسے پتا ہوتا ہے کون سا کام کہاں پر ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ اس میں یہ کہہ دینا کہ یہ جواب ٹھیک آیا ہے اور ممبر صاحب غلط کہہ رہے ہیں تو کم از کم منسٹر صاحب کو اپنے محکمے سے یہ پوچھنا چاہئے، دوسرا میں نے آپ کو عرض کی تھی اور آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کے بعد ہم budget speech پر بات کر لیں گے۔ یہ سوال نامہ دیا گیا ہے کہ ہم نے اس کو پڑھنا ہے اور میں تو کم از کم اس کو پڑھے بغیر اپنی opening speech نہیں کروں گا چونکہ یہ سوال نامہ ہم دیکھیں گے اور اس کے لئے دو تین چیزیں required ہیں۔ 2013 میں ہم اپوزیشن میں تھے اُس وقت رانا محمد اقبال

صاحب ہمارے honorable Speaker تھے Parliamentary Affairs میں رانا مشہود صاحب تھے اُس وقت بھی ایک practice ہوئی تھی کہ جو ہمارے سے ہارے ہوئے لوگ تھے اُن کو District Development Committees میں شامل کر دیا گیا تھا، اُس وقت میں نے ہی یہ بات شروع کی تھی کہ اُدھر سے آپ کہتے ہیں کہ ہم across the board صوبے کی ترقی کریں گے، اُس وقت بھی آپ کے پاس absolute majority تھی اُس وقت مجھے رانا مشہود صاحب کی طرف سے یہ ensure کروایا گیا تھا کہ ہم یہ کام نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ میرے ہاتھ جو آپ کا کتابچہ ہے، یہ کتابچہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے، یہ آپ نے اِس ہاؤس کے desk پر رکھا ہے اور آپ نے ہم سے پوچھا ہے کہ آپ اپنے صوبے کے لئے تجاویز دیں اب اس کے دو portions ہیں پہلا یہ ہے کہ ہم تجاویز دیں تو ہمیں کیا surety ہے کہ ہمارے ممبرز کی تجاویز کو entertain کیا جائے گا۔ پہلی بات اُس کے لئے کیا ہوتا ہے اُس کا مجھے بھی پتا ہے آپ کو بھی پتا ہے کہ بجٹ کے لئے کوئی راتوں رات تجاویز دیں گے تو بجٹ نہیں بن جائے گا ۔ محکمہ پی اینڈ ڈی involve ہوتا ہے، محکمہ فنانس involve ہوتا ہے، متعلقہ محکموں کے Secretaries involve ہوتے ہیں، implementations کے Special Secretaries اس میں involve ہوتے ہیں تو کیا یہ ساری چیزیں جب involve کریں گے تو ہمیں اُس میں ساتھ شامل کریں گے؟

جناب سپیکر! اب میں صرف آپ کے دو منٹ لوں گا۔ ماشاءاللہ آج میں آپ کو اور بھی appreciate کروں گا the lighter moment آپ نے منسٹر صاحبان کو بڑا rescue کیا ہے، آج مجھے پتا چلا کہ آپ rescue بھی بڑا اچھا کر لیتے ہیں، جس طرح آپ نے آج اچھا rescue کیا ہے یہ منسٹر صاحبان آپ سے بھی سیکھیں گے اور انہیں سیکھنا بھی چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں ایک تو یہ ensure کروایا جائے ہمارے وزیر پارلیمانی امور بیٹھے ہیں اس سوال نامہ کو اگر انہوں نے ردی کی ٹوکری میں پھینکنا ہے تو پھر ہم اس پر بات ہی نہیں کریں گے۔ دوسری بات ہماری کل ایوان میں جو 21 اپریل کو الیکشن ہوئے اُس پر بڑی لمبی چوڑی بات ہوئی، ہمارے وزیر پارلیمانی امور نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس کوئی گجرات، وزیر آباد یا جہاں سے بھی ان کے پاس اگر کوئی دھاندلی کے ثبوت ہیں تو یہ ہمیں دیں ہم نے ان کے سامنے اپنے تحفظات رکھے کیونکہ as a

government ہم نے Chair سے مخاطب ہو کر ان کے سامنے اپنے سارے تحفظات رکھنے ہوتے ہیں تو ہمارے پاس وہ ثبوت پہنچ چکے ہیں اگر ہمیں منسٹر صاحب کہیں تو ہم اُن کو ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں کہ جن دو جگہوں پر میں گیا ہوں، گجرات بھی گیا ہوں اور وزیر آباد بھی گیا ہوں اُن جگہوں کے ثبوت میرے پاس ہیں اور میں ان کو دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! پھر وہی بات کہ یہ ہماری اُن شکایات کو entertain کریں گے اور اگر نہیں کریں گے تو پھر میں نے کل بھی یہی کہا تھا ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ ان الیکشن کی دھاندلی کے حوالے سے میرے پاس ثبوت موجود ہیں جن سیٹوں پر الیکشن والی جگہوں پر میں گیا ہوں اُن کے ثبوت میرے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف جناب احمد خان! میں عرض کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو کر نعرہ بازی)

جی، Order in the House آپ نے مجھے پتا ہے کہ احتجاج کرنا ہے آپ کریں گے۔ آپ میری بات سن لیں ابھی جو مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے دو چیزیں اکٹھی کر دی ہیں تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ ان کو segregate کر لیں۔ پہلے جو آپ نے نقطہ اُٹھایا ہے اُس کے بارے میں تو آپ کو بیٹھ کر سننا پڑے گا، اُس کے بعد آپ کا حق ہے آپ جیسے مرضی کریں میں آپ کی پوری بات چیت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ ایک بات آپ کی اس ہاؤس کی working سے related ہے وہ گورنمنٹ سے نہیں ہے، جو بات ہاؤس کی working سے related ہے اُس پر میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ we take the first part first آپ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ دیکھیں گزارش یہ ہے کہ جیسے pre-budget کی اہمیت ہے، جیسے Question Hour is members prerogative and government is standing bound پابند کھڑی ہے کہ honorable members کے سوالوں کے جوابات دے اسی طرح سے یہ بڑا effective tool ہے، دُنیا کے پارلیمانی نظام میں Question Hours موجود ہیں۔ اس کو آپ کے سسٹم میں اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ ,this is the first business of the House

بھی Call Attention Notices ہے بھی پیچھے government legislation کہ meaning thereby پیچھے ہیں، باقی کسی قسم کا بزنس بھی بعد میں ہے۔ Government is made answerable to the people of Punjab by this Question Hours. اسی طرح سے ایک effective tool ہے جس کا میں بڑا حامی ہوں اور وہ Pre-Budget discussion ہے، اب Pre-Budget discussion کا مقصد یہ ہے کہ will of people demonstrate کرے اور will of people کیسے demonstrate کرے گی کہ آپ ایک اسمبلی کے forum پر ایک سیر حاصل بحث کریں اور بحث کے نتیجے میں جب Finance Minister اُس بحث کو conclude کر رہے ہوں تو وہ بتائیں کہ Leader of the Opposition نے جو تجاویز دیں تھیں وہ یہ تجاویز تھیں اور Treasury Bunches سے جو تجاویز آئیں تھیں اور اُن کو ایک قرارداد کی صورت میں آپ ہاؤس میں پیش کر کے گورنمنٹ کو سُلگتے ہوئے عوامی مسائل کے اوپر، اُن کی نبض پر ہاتھ رکھنے کے لئے پابند کر سکتے ہیں تو یہ بھی آپ کا effective tool ہے یہ آپ کے اُس سوال کا جواب ہے جو آپ نے بات کی ہے۔ اب آپ کے پاس چار دن ہیں normal practice یہ تھی کہ ہم مارچ تک اپنے Parliamentary Year کے اندر Pre-Budget discussion کو لیتے تھے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ اُن ذمہ داران جنہوں نے اس کو adopt کیا، یہ Indian Legislative Councils اور اُن کے Houses of Parliaments سے idea لیا وہاں پر یہ practice تھی ہمارے پاس نہیں تھی۔ اب اس کی افادیت کیسے ہو سکتی ہے یہ آپ کے conduct پر it is an effective tool اور گورنمنٹ کے conduct پر ہے۔ Now, you have ample reasons to agitate آپ احتجاج کر سکتے ہیں، آپ جتنا چاہیں احتجاج کر سکتے ہیں لیکن میرا آپ کو مشورہ ہو گا as Speaker the one who is giving you a chance to speak کہ Pre-Budget discussion کو اور Question Hour کو public کے problems کو address کرنے کے لئے آپ کے پاس یہ بڑے effective tools ہیں۔ اب رہ گیا آپ کا مسئلہ کہ آپ کے پاس چار دن ہیں آپ کو آج پیپر ملا ہے، آج آپ as Leader of the Opposition اس پر بات نہیں کرنا چاہ رہے، as Leader of the Opposition آپ اس کو نہیں کھولنا چاہ رہے۔ آپ اپنے Deputy Opposition Leader کو کہہ سکتے ہیں، آپ اپنے Parliamentary Leader کو کہہ سکتے ہیں you can take this privilege tomorrow to open up، اب جو معزز ممبران آپ میں سے prepared ہیں آپ اُن کو کہہ دیں یا all of you

don't want to speak today that is another case. اب اس کے بعد جو آپ نے مسئلہ آگے اُٹھایا کہ آپ کی کل یا پرسوں کوئی discussion ہوئی تو اُس میں میرا honorable Opposition Leader سے یہ معاملہ ہو گا کہ we are a House of procedure، ہم نے procedure سے باہر نکلنا ہے تو ہمیں rules suspend کرنا پڑیں گے۔ اب یہ جو آپ کا مدعا ہے کہ آپ کے پاس کسی جگہ پر انتخابی عُذر داریاں ہیں یا آپ کے پاس کوئی ایسا مواد ہے جو کسی وجہ سے کسی elections میں آپ کے پاس evidence ہیں تو اُس کے لئے forums ہیں، tribunal کا forum ہے، اُس کے لئے courts ہیں، الیکشن کمیشن ہے۔ This house even if you come out with the very substantive evidence, please allow me to complete it. If you come out with a very substantive evidence آپ کے پاس ایسا proof ہے جو بالکل refutable نہیں ہے اور وہ اتنا solid ہے کہ اُس کو دیکھ کر سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ Let's say as per, but still you can't do anything, you have to go to the proper forum sir!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے ہم سے دھاندلی کے evidence مانگے تھے اور جو ہمارے پاس evidences ہیں، انہوں نے مانگے تھے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ وزیر خزانہ، پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن میرے بھائی ہیں۔ یہ غلط بیانی کر رہے ہیں میرے پاس وہ evidences ہیں، ہمارے سے یہ evidences لیں کیوں کہ administratively عذر داری ہوتی ہے کہ کہیں پر کوئی ڈبل ووٹ کا اندراج ہے، کہیں پر---

جناب سپیکر: جناب احمد خان! میری گل تے سنو مجھے صرف ایک جملہ کہنے دیں۔ کیا آپ فجر کے وقت عشاء کی نیت کر سکتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اِدھر تو منگل والے دن جمعہ کی نماز پڑھی گئی ہے، 21۔اپریل کو منگل والے دن باقاعدہ جمعہ بغیر وضو کے پڑھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! ایک سیکنڈ آپ میری بات سنیں۔ آپ کو پتا ہے now if I have to speak میری مجبوری ہے کہ میں بطور سپیکر بول نہیں سکتا۔ Let's carry on with it.

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! آپ 5 منٹ کے لئے اپنی Chair سے نیچے آجائیں اور بات کر لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ میں جب آپ کی جگہ پر تھا تو میں بڑے سال تک بولتا رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ بالکل بولتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ ہاؤس کی کارروائی کو آگے چلا لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! 21-اپریل کو اتوار والے دن بغیر وضو کے جمعہ پڑھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ منسٹر صاحب کا جواب تو سن لیں۔ Order in the House. جی، منسٹر صاحب!

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی کی گئی)

بھچر صاحب! آپ نے اپنی بات کر لی ہے Now let's carry on with the business please. جی، منسٹر صاحب! آپ بیٹھ کر منسٹر صاحب کا جواب تو سن لیں۔ I have given the floor to the minister.

(قطع کلامیاں)

آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House. Please no cross talk. Minister Sahib has the floor please.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ میرے بھائی پیروکار تو sportsman کے ہیں لیکن ان میں sportsman spirit نہیں ہے انہوں نے ہار کے رونا شروع کر دیا ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ معزز ممبران تشریف رکھیں Order in the House, Please no crosstalk. Minister Sahib has the floor, please. منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے معزز اپوزیشن کے دیگر ممبران کل بھی بات کر رہے تھے اور آج بھی انہوں نے دوبارہ وہی issue raise کیا ہے تو میں ان سے صرف یہی کہوں گا کہ پنجاب میں ایک free and fair election ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب کے لوگوں نے۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ میری بات سنیں، آپ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House. Please no cross talk. آپ without shouting معزز منسٹر صاحب کی بات تو سنیں کہ وہ کہہ کیا رہے ہیں، آپ ان کا مؤقف تو سنیں؟ دیکھیں frankly speaking یہ آپ کی ایک رائے ہے کہ elections rig تھے اور آپ کے ساتھ بڑی زیادتی ہوگئی ہے اور آپ کا الیکشن آپ سے چھین لیا گیا ہے۔ آپ مجھے اب اجازت دیں اور this is a very serious House and I am trying to be as lenient as I could, so don't force me so, کہ میں کوئی ایسی بات کروں جو اس ہاؤس کی ورکنگ کے لئے مجھے کرنا ضروری ہو جائے please allow me to do it آپ تشریف رکھیں گے۔ I have given the floor to the minister. So, please be seated. پہلے آپ تشریف رکھیں گے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں بیٹھا ہوا ہی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کیا حق ہے کہ آپ کسی دوسرے کو بات تک نہ کرنے دیں، so please be seated یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں، Is this the way to address the Chair. Is this the way to address the Chair?

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہم پھر واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ پلیز شوق سے واک آؤٹ کریں۔ Not for a minute. جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے ان سے کل بھی یہ عرض کیا تھا کہ پنجاب میں ایک free and fair election ہوا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے ہمارے پنجاب کے لوگوں نے ایک مرتبہ پھر میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کا اظہار کیا اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے جو قومی اور صوبائی اسمبلی کے امیدواران تھے وہ یہاں سے کامیاب ہوئے ہیں۔ میں نے کل بھی ان سے یہ کہا تھا میں جس حلقے میں کام کر رہا تھا جہاں میں نے ووٹ بھی کاسٹ کیا ہے اب وہاں اگر آپ کا ووٹر آپ کو ووٹ ڈالنے باہر نہیں نکلا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے، آپ کی performance اور آپ کی نالائقی کو دیکھتے ہوئے جن لوگوں نے دو ماہ پہلے 8- فروری کو پی ٹی آئی کو ووٹ دیا تھا انہوں نے دو ماہ بعد 21- اپریل کو ہمیں ووٹ دیا ہے؟

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر! یہ اگر اپنا ووٹر باہر نہیں نکال سکے تو یہ اس کا blame ہم پر کیوں ڈال رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور فضل وکرم سے ہم تمام elections میں کامیاب ہوئے ہیں ان کو میں نے تھوڑا سا نارووال کا یاد کروایا تھا جہاں پر پریزائڈنگ افسران دھند میں غائب ہو گئے تھے جو دو دن بعد بھی نہیں ملے تھے تو جس طرح کی دھاندلی نارووال میں ہوئی تھی یہ اس طرح کی دھاندلی کے proof لے کر آئیں اور لا کر الیکشن کمیشن کو دیں۔ ہم جب اپوزیشن میں تھے اس وقت ان کا لیڈر فرعون مطلق بن کے بیٹھا تھا لیکن اس وقت بھی ہم سارے ضمنی الیکشن جیت گئے تھے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا تھا کہ نارووال جیسا proof لے کر آؤ تو re-election کروالو تو اب یہ آج پتا نہیں کون سا proof لے کر آئے ہیں تو انہوں نے اپنا proof کسی forum کو دینا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ پریس اور متعلقہ forum میں جا کر proof دیں اور اگر ان کے پاس دھاندلی کے ایسے proofs ہیں تو یہ اپنے

لے کر الیکشن کمیشن اور tribunals بھی ہیں جو کہ فوری فیصلہ کرتے ہیں تو اگر ان کے پاس کوئی authentic proof ہوا تو وہ الیکشن re-election میں چلا جائے گا۔ یہاں پر آ کر ایک کھلاڑی کے پیروکار ہو کر انہوں نے sportsman spirit کا بالکل مظاہرہ نہیں کیا یہ اتنی بری طرح ہارے ہیں تو اب میرے خیال میں یہ ان کے رونے کا وقت ہے تو کوئی بات نہیں یہ رو لیں مگر ہم پر اللہ تعالیٰ نے بہت مہربانی اور فضل و کرم کیا ہے جس سے مسلم لیگ (ن) کامیاب ہوئی ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ دوسرا انہوں نے proforma کے حوالے سے بات کی تھی اگر آپ کہیں تو میں ابھی اس حوالے سے جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب تھوڑا general discussion کے لئے وقت دے دیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):
جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):
جناب سپیکر! یہاں پر ابھی منسٹر صاحب نے بہت وضاحت سے بات کی ہے تو میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔ گزارش یہ ہے کہ آج کے ایجنڈے پر وقفہ سوالات، دوسرا پری بجٹ پر discussion اور تیسرا زیرو آور تھا لیکن بدقسمتی سے اپوزیشن کا رویہ بہت افسوسناک ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ بہت تدبر اور برداشت کے ساتھ اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔ میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے دور میں جناب پرویز الٰہی صاحب ہماری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیں باہر نکال دیا جاتا تھا، یہاں پر ایسی ایسی قانون سازی کی گئی جو قانون کے نام پر دھبہ تھی۔ اسی ہاؤس میں ایک معزز ڈپٹی سپیکر پر تشدد کیا گیا، پرویز الٰہی صاحب outsider بندے لے کر اس ہاؤس میں آئے، تحریک انصاف کے ممبران صوبائی اسمبلی ان کے ساتھ تھے، یہاں اپنے گارڈز بھی لے کر آئے اور ہمارے ایم پی ایز پر حملہ کیا گیا۔ میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ میری اور آپ کی ایک ہی پالیسی ہے، میں خود بہت ٹھنڈے مزاج کا بندہ ہوں۔ یہ سارے بہت اچھے لوگ ہیں مگر

بد قسمتی سے ان کے لیڈر نے ملک میں نفرت کی سیاست بوئی ہے اور وہ نفرت کی سیاست نظر آ رہی ہے۔ ہم نے اس ہاؤس میں پنجاب کے 12 کروڑ عوام کے مسائل کا حل کرنا ہے لیکن یہ ایک بڑی عجیب صورتحال ہے کہ معزز ممبران بیٹھے ہیں مگر اسمبلی بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسمبلی کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اس چیز کو ensure کریں کہ ہم نے پورے صوبے کا نظام چلانا ہے۔ اگر اس قسم کی حرکات کی جائیں اور تصویریں بنا کر جیل میں بھیج دیں تا کہ وہ خوش ہوں چونکہ ان کی خوشی تو اسی بات میں ہے کہ کون کس کو زیادہ گالی نکالے گا؟ تو یہ عوام کی خدمت نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سردار الحاج غلام احمد خان گاڈی (پی پی-125) نے مورخہ 18 تا 30-مارچ اور یکم اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب فدا حسین (پی پی-237) نے مورخہ 18 تا 30-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب شہباز علی کھوکھر (پی پی-162) نے مورخہ 16-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب خان بہادر (پی پی-100) نے مورخہ 21 تا 28-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: محترمہ عظمیٰ کاردار (W-322) نے مورخہ 27 تا 30-مارچ اور 1-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: چودھری اعجاز احمد (پی پی-34) نے مورخہ 15 اور 18 تا 20-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب محمد الیاس (پی پی-95) نے مورخہ 25، 26 مارچ اور 16-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب آفتاب احمد خان (پی پی-108) نے مورخہ 28 تا 30-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب محمد آصف ملک (پی پی-82) نے مورخہ 16-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: چودھری اختر عباس بوسال (پی پی-43) نے مورخہ 22 تاریخ سے شروع ہونے والے پورے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب مشتاق احمد (پی پی-26) نے مورخہ 22-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: محترمہ مہوش سلطانہ (W-309) نے مورخہ 22 تا 24-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عبداللہ صاحب! یہ دو زیرو آور نوٹس ہیں یہ لے لیں اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ جناب احمر رشید بھٹی کا زیرو آور نوٹس ہے لیکن وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں لہٰذا

ان کا یہ زیرو آور نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس جناب وقاص محمود مان کی طرف سے ہے لیکن وہ بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آور نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، عبداللہ صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: Sir I beg your pardon ابھی دو زیرو آور نوٹس رہتے ہیں جناب مشتاق احمد کا زیرو آور نوٹس ہے۔ Is he present in the House? Not present in the House. لہٰذا یہ زیرو آور نوٹس dispose of کیا جاتا ہے اگلا زیرو آور نوٹس جناب احمد خان کا ہے لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ زیرو آور نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، عبداللہ صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے بھی بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا، یہاں پر جو کچھ ہوا ہے لیکن آپ بہت اچھے طریقے سے convincingly ان کو اور ہاؤس کو سمجھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر اصل issue یہ ہے کہ ہماری training نہیں ہے۔ خصوصاً جو نئے ممبران تشریف لاتے ہیں ان کے لئے پارلیمانی ٹریننگ بہت ضروری ہے لہٰذا ہاؤس کو اور آپ کو چاہئے کہ کوئی ایسا طریقہ بنائیں کہ سب ممبران کو جیسے نیپا ہے یا سٹاف کالجز ہیں جہاں افسران کو ٹریننگ دی جاتی ہے ہمیں بھی اسی طرح پارلیمانی ٹریننگ دی جائے اور basic parliamentary norms سمجھانے چاہئیں۔ آپ ممبران کو جو Rules of Procedure سمجھاتے ہیں وہ کسی نے بھی نہیں پڑھے ہوئے اور نہ ہی کوئی سمجھتا ہے۔ میں ہاؤس سے بھی استدعا کروں گا کہ معزز ممبران کی ٹریننگ کے لئے کوئی انتظام کیا جائے اس دفعہ بہت young ممبران آئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان کو ٹریننگ دی جائے۔ ماشاء اللہ آپ تو بہت اچھی ٹریننگ دیتے ہیں اور سمجھاتے ہیں لیکن کچھ پیریڈ کے لئے ایک طریقہ بنایا جائے کہ سٹاف کالج، نیپا یا ایسے ہی کسی ٹریننگ کالج میں بٹھایا جائے اور انہیں پارلیمانی norms سمجھائے جائیں اور ٹریننگ دی جائے تاکہ یہ پارلیمنٹ کو پارلیمنٹ سمجھیں اور اسے جلسہ گاہ نہ سمجھا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: عبداللہ صاحب! Thank you very much یہ بڑا important ہے اور آپ نے جو تجویز دی ہے اس پر پہلے کام ہو رہا ہے لیکن جس چیز پر میں شدید معترض ہوں وہ یہ ہے کہ

اگر آپ ایک ایسی parliamentary practice کو erode کریں گے جو کم از کم سات دہائیوں سے ہے اور اس سے قبل بھی جو parliamentary practices جنہیں ہمیشہ convention کے طور پر لیا گیا ہے rules میں ہے میں ان کو تو jealously guard کروں گا not at somebody's whims, if anybody walks out for violating the procedure he may at his own sweet will لیکن یہ ہاؤس Rules of Procedure کے تحت ہی چلے گا۔ جی، احسن صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! آج کل گندم کی خریداری کے حوالے سے ہمارا ایک بڑا اہم issue چل رہا ہے۔ میرے پنجاب کا کسان بے حد پریشان ہے چونکہ ابھی تک خریداری کا process شروع ہی نہیں ہوا۔ وزیراعلیٰ صاحبہ نے جو بھی پالیسی بنائی ہے میری humble request ہے کہ کسان نے گندم کی کٹائی کا 80/70 فیصد کام مکمل کر لیا ہے لیکن ابھی تک سنٹرز میں باردانہ موجود نہیں ہے۔ پالیسی کے مطابق باردانہ بہت تھوڑی تعداد میں رکھا گیا ہے جس وجہ سے ہم پر بہت زیادہ pressure ہے۔ آپ بھی زمیندار اور کسان ہیں ہم جب بھی اپنے ڈیروں پر جاتے ہیں تو وہاں پر لائنیں لگی ہوئی ہیں اور ہمارا کسان ذلیل و رسوا ہو رہا ہے۔ خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے اس کا notice لیں چونکہ یہ بے حد ضروری ہے۔ پنجاب کا دارومدار گندم پر ہے اگر کسان ایسے ہی ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا تو میرے خیال میں آئندہ پنجاب میں کسان گندم نہیں بیجے گا بلکہ کوئی اور فصل بیجے گا۔ کسان محنت کر کے گندم اگاتا ہے اور ایک پورے process سے گزرتا ہے جب اسے کھاد کی ضرورت ہوتی ہے تو وہاں پر اسے دھکے دیئے جاتے ہیں۔ آپ کے بھی علم میں ہو گا کہ آج کل کھاد لینے کے لئے بھی کسان کو ایم پی اے کے پاس جانا پڑ رہا ہے۔ ایم پی اے بے چارہ اتنا مظلوم ہے کہ وہ ڈی سی اور اے سی کو call کرتا ہے پھر وہ Agriculture Officer کو convey کرتا ہے اور پھر جا کر کھاد کی دس یا بیس بوریاں ملتی ہیں۔ خُدا کے لئے کسان کے بارے میں آپ کو خاص طور پر نوٹس لینا چاہئے۔ وزیراعلیٰ صاحبہ کو بھی اس بارے میں نوٹس لینا چاہئے کیونکہ یہ بہت ہی اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: میں وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن خواجہ سلمان رفیق اور وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری جناب شافع حسین سے کہوں گا کہ آپ جا کر حزب اختلاف کے

معزز ممبران کو ایوان میں واپس لائیں۔ Please tell them that they should not violate the procedure. This is not the way.

(اس مرحلہ پر وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق) اور وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) حزب اختلاف کے معزز ممبران کو ایوان میں واپس لانے کے لئے تشریف لے گئے)

(اذان مغرب)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ ایوان میں خاموشی اختیار کریں اور مجھے ایوان کی کارروائی چلانے دیں۔ We are running out of time now.

جناب اسد عباس صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 24/3 ہے۔ یہ 2024-3-8 کو move ہوئی تھی اور جواب کے لئے pending ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پی پی-18 راولپنڈی میں قبرستان کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔ جاری)

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل دوست نے پی پی-18 کے حوالے سے قبرستان کے لئے جگہ کا مطالبہ کیا ہے۔ پی پی-18 کا تقریباً 60 فیصد حلقہ شہری ہے، میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کا حصہ ہے اور تقریباً 40 فیصد ضلع کونسل کا حلقہ ہے۔ سال 2001 میں محکمہ جنگلات سے حکومت پنجاب نے تقریباً ایک ہزار کنال جگہ موضع رکھ دھمیال میں حاصل کی تھی اور اس پر محکمہ نے ماڈل قبرستان بنایا ہے۔ اس قبرستان میں 200 کنال جگہ چکلالہ کینٹ، 200 کنال جگہ راولپنڈی کینٹ اور 500 کنال جگہ کارپوریشن کے لئے مختص کی گئی ہے۔ یہ جگہ یہاں پر موجود ہے اور اس میں space بھی موجود ہے۔ اس مقصد کے لئے کارپوریشن نے باقاعدہ دو ambulances بھی مہیا کی ہوئی ہیں۔ یقیناً رکھ دھمیال اس حلقے میں نہیں آتا لیکن اس جگہ کے قریب ہے اور وہاں پر ہماری کارپوریشن کے پاس یہ سہولت

موجود ہے کہ بذریعہ ambulance میت کو اس قبرستان میں لے جایا جا سکتا ہے۔ معزز رکن اگر اپنے دیہاتی حلقے کے لئے کوئی ایسی جگہ چاہتے ہیں تو محکمہ ریونیو کے ذریعے ہی کوئی جگہ انہیں مہیا کی جا سکتی ہے۔ معزز رکن اس حوالے سے باقاعدہ تحریری درخواست دیں گے تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو take up کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ چونکہ جواب آ گیا ہے لہٰذا جناب اسد عباس کی یہ تحریک التوائے کار نمبر 3/24 dispose of کی جاتی ہے۔ وہ تحاریک التوائے کار جو pending for reply تھیں اب mostly ان کے movers ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 9/24 جناب محمد اقبال کی ہے۔ جناب محمد اقبال موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب ندیم قریشی کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار نمبر 13/24 کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ تحریک 24-3-15 کو move ہوئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا نمبر 15/24 ہے اور یہ جواب کے لئے pending ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟ اس کا جواب نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار نمبر 15/24 کو pending رہنے دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/24 جناب شعیب امیر کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ 2024-4-1 کو move ہوئی تھی۔ جواب نہیں آیا تو اس کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک جناب آفتاب احمد خان کی ہے وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک کو pend کیا جاتا ہے۔ وہ تحاریک التوائے کار جن کے ابھی تک جواب نہیں آئے وہ pending رہیں گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 86/24 جناب محمد الیاس کی ہے۔ وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 88/24 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ معزز رکن کو تحریک کی کاپی دی جائے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے سال 2018 سے دو سالہ ڈگری پروگرام کو غیر قانونی قرار دینے پر لاکھوں طلباء کو پریشانی کا سامنا

جناب امجد علی جاوید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "جیو نیوز چینل" کی خبر کے مطابق ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے سال 2018 سے دو سالہ ڈگری پروگرام کو ختم کرنے کا اعلان۔ 2018 کے بعد جاری کی جانے والی دو سالہ ڈگریوں کو HEC تسلیم نہیں کرے گی۔ تفصیلات کے مطابق ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اپریل 2024 میں 2018 سے جاری دو سالہ ڈگری پروگرام ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 2018 کے بعد جن طلباء نے مختلف کالجز اور یونیورسٹیز سے دو سالہ پروگرام کے تحت بی اے، بی ایس سی اور بی کام کی ڈگریاں حاصل کی ہیں ان کی ڈگریاں غیر قانونی قرار دے دی گئی ہیں۔ 31۔ دسمبر 2018 کے بعد جاری دو سالہ ڈگریوں کی توثیق HEC نہیں کرے گی۔ HEC کے اس علم دشمن فیصلے نے لاکھوں طلباء کا مستقبل تاریک کر دیا ہے اس کا قصوروار کون ہے؟ یونیورسٹیز نے ان ڈگری پروگرامز میں داخلوں کا اعلان کیا اور طلباء نے اس میں ایک باقاعدہ process سے گزر کر داخلہ حاصل کیا۔ کروڑوں روپے فیس کی مد میں یونیورسٹیز اور کالجز کو ادا کئے گئے۔ لاکھوں طلباء نے ان ڈگریوں کی بنیاد پر ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ان میں بہت سارے اب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں اندرون ملک اور بیرون ملک ملازمت کر رہے ہیں۔ ان سب کا مستقبل کیا ہو گا؟ یہ عقل سے ماورا فیصلہ کرتے وقت ہائر ایجوکیشن کے فیصلہ سازوں کی طرف سے ان تمام عوامل کو کیسے نظر انداز کر دیا گیا؟ اس سارے قصے میں طلباء اور والدین جو اصل stakeholders ہیں ان کا کیا قصور ہے جن کے ساتھ یہ سارا ظلم ہو رہا ہے؟ HEC کے اس فیصلے سے متاثر ہونے والے طلباء، ان کے والدین اور تعلیم سے وابستہ حلقوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوا لیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب جاوید نیاز منج کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

MOTION

GRANT OF LEAVE FOR SPUPESION OF RULES

MR SPEAKER: Now Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman)): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

(The motion was carried.)

GOVERNMENT BUSINES

(Laid in the Hous)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
2. Audit report on the accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21.
3. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations (Punjab), for the Audit Year 2020-21.
4. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations, Government of Punjab, for the Audit Year 2021-22.
5. Appropriation Accounts, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19.

6. Performance Audit Report of Khadim-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19.
7. Audit report on the Accounts of Waste Management Companies Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha for the Audit Year 2019-20.
8. Performance Audit Report on Integrated Reproductive Maternal Newborn & Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal & Sialkot for the Audit Year 2019-20.
9. Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21.
10. Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: Audit Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committee, whenever elected, for examination and report within one year.

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: جناب محمد بلال یامین، ایم پی اے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لوکل گورنمنٹ قانون میں ترمیم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لوکل گورنمنٹ قانون میں ترمیم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لوکل گورنمنٹ قانون میں ترمیم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جناب محمد بلال یامین اپنی قرارداد پیش کریں۔

مقامی حکومت قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد 25 ہزار افراد کی بجائے 6 ہزار کرنے کی سفارش

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسلز کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقے اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری

میں یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے۔ نیز ضلع کونسل مری کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسلز کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقے اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری میں یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے۔ نیز ضلع کونسل مری کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک یونین کونسل کی آبادی کی 25 ہزار کی ایک حد ہے وہ بھی پنجاب میں ٹھیک ہے اور فاضل ممبر نے جو resolution دی ہے مجھے اُس 6 ہزار آبادی پر مشتمل یونین کونسل پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ area کے حوالے سے پنجاب کے اندر صرف مری ایسا area نہیں ہے جس میں آبادی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر آپ ڈی جی خان میں جائیں تو وہاں پر فورٹ منرو اور پنجاب کے اندر بہت سارے ایسے areas ہیں جن کی آبادی پھیلی ہوئی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کو study کیا جائے کہ مری کی طرح کے اور کون سے areas ہیں جن کی یونین کونسلز کی تعداد 25 ہزار سے کم کی جاسکتی ہے تاکہ اس issue کو once for all, Punjab level پر address کیا جائے۔ فاضل ممبر نے ضلع مری کی یونین کونسلز کی جو 6 ہزار آبادی کی قرارداد دی ہے اس پر بنیادی طور پر میرا اتفاق ہے، میرا اس سے اختلاف نہیں ہے لیکن یہاں پر ہر روز اس طرح کی اور بھی قراردادیں آئیں گی تو اس کے لئے ایک ہی بار صوبہ پنجاب کی study کر کے جن areas کی آبادی پھیلی ہوئی ہے تو مری کے ساتھ اُن areas کو بھی شامل کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ کے بھی علم میں ہو گا کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے گورنمنٹ کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر لوکل گورنمنٹ کے سسٹم پر اپنی working شروع کرے۔ منسٹر لوکل گورنمنٹ ابھی یہاں سے گئے ہیں۔ انہوں نے ایک ماہ کے اندر اندر لوکل گورنمنٹ کا جو نیا قانون بنانا ہے اس حوالے سے میٹنگ رکھی ہے۔ اس میں یہ یونین کونسل کی تعداد کے حوالے سے بھی بات ہو گی۔ جناب سمیع اللہ خان نے بھی جس طرح بات کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ صرف مری کے لئے نہیں ہونا چاہئے بلکہ اور بھی جو علاقے ہیں جہاں 25 ہزار سے آبادی کم ہونی چاہئے تو ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ آپ اس معاملہ کو کمیٹی کو refer کر دیں یا منسٹر صاحب کو آپ یا میں کہہ دوں گا کہ معزز ممبر کو بھی اس کمیٹی کا ممبر بنا لیا جائے بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ جناب سمیع اللہ خان کو بھی اس کمیٹی کا ممبر ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں نے منسٹر لوکل گورنمنٹ کو on board لے کر آج یہ قرارداد آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مری ایک ایسا علاقہ ہے جس کے مقابلے میں صوبہ پنجاب میں اور کوئی علاقہ اتنا scattered نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جن علاقوں کی کوئی بات کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہ ایک قرارداد ہے یہ کسی قانون میں ترمیم نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اور میری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی فاضل ممبر چاہتا ہے کہ اس کے علاقہ کے متعلق بات ہو تو وہ اس پر محنت کر کے آئے۔ میں پچھلے دو اڑھائی ماہ سے اس پر کام کر رہا تھا۔ میں نے ہر اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا اور آج آپ سے گزارش کی ہے۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے اس قرارداد کو پیش کرنے دیا۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد پاس کر دی جائے۔ This is not binding on any one; this is not legislation; this is simple resolution and I hope this House including Mr Sami Ullah Kahn will give this honour to me کہ یہ قرارداد پاس کر دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! فاضل ممبر کی قرارداد مری کے حوالے سے ہے۔ مری اور دیگر ایسے علاقے جہاں پر آبادی کم کرنے کی ضرورت ہے اگر ایسا کر لیا جائے تو مری بھی cover ہو جائے گا اور دیگر علاقے بھی cover ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب بلال یامین! آپ ایسے کر لیں جیسے سمیع اللہ خان صاحب نے تجویز دی ہے۔ یہ تجویز بڑی مناسب ہے۔ This will save the time and it is very appropriate. اگر چھوٹا یونٹ ہونے سے effectiveness ہو سکتی ہے تو ایسا ہونا چاہئے۔ آپ اپنی قرارداد میں یہ ترمیم کر لیں اور آپ جب بھی یہ لے کر آئیں گے ہم اس قرارداد کو out of turn لے لیں گے کیونکہ آپ اس پر کافی عرصہ سے concerned بھی ہیں اور محنت بھی کر رہے ہیں۔ یہ concern بڑا genuine ہے۔ آپ جب بھی ترمیم شدہ قرارداد کہ مری اور دیگر ایسے علاقے جو پہاڑی علاقے ہیں، دشوار گزار اور scattered ہیں جو میلوں پر پھیلے ہوئے ہیں اور بڑے دشوار ہیں وہاں پر یونین کونسل کی آبادی کی تعداد کم ہونی چاہئے۔ آپ اس میں ترمیم کر کے لے آئیں تو ہم اسے take up کر لیں گے۔ اب یہ قرارداد pend کی جاتی ہے۔ جناب بلال یامین! آپ ترمیم شدہ قرارداد جمع کرا دیں۔

اب ہم پری بجٹ بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا۔ اس اجلاس میں سالانہ بجٹ 2024-25 کے لئے اراکین سے بجٹ تجاویز لی جائیں گی جو اراکین تجاویز دینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ جی، وزیر خزانہ!

بحث

پری بجٹ بحث برائے سال 2024-25

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman)): Mr Speaker! I move for Pre-Budget discussion

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ پری بجٹ بحث کا آغاز کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ ابھی اپوزیشن کے معزز ممبران کو بتا رہے تھے۔ وہ شاید آپ کی بات سننا نہیں چاہ رہے تھے کہ پری بجٹ بحث کا الحمدللہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں آغاز ہوا تھا۔ اس وقت میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب تھے۔ ہم نے اس وقت پنجاب اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں ترمیم کی کہ سالانہ بجٹ پر اسمبلی میں ایک سیر حاصل بحث ہونی چاہئے۔ ہمارے معزز ممبران بجٹ اجلاس میں تجاویز دے رہے ہوتے تھے جن میں سے بہت سی اس وقت قابل عمل نہیں ہوتی تھیں۔ اس وقت بجٹ کی ساری چیزیں finalize ہو کر بجٹ کی کتاب میں آ گئی ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے کافی سوچ بچار کے بعد پری بجٹ بحث کا آغاز کیا گیا جیسا کہ آپ نے خود بھی بتایا ہے کہ کچھ اور ممالک میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ اس لئے اس practice کو سامنے رکھا گیا اور پری بجٹ بحث کا آغاز کیا گیا۔ ہماری 13-2008 کی اسمبلی کے دوران پری بجٹ بحث کا آغاز کیا گیا تھا۔ یہ ترمیم Rules of Procedure میں کی گئی اس کے لئے ہر سال چار دن پری بجٹ بحث کے لئے رکھے جاتے ہیں اور عمومی طور پر 15۔مارچ کے قریب پری بجٹ کے لئے اجلاس ہوتا ہے۔ اس دفعہ مارچ کے مہینے میں ہم پچھلے سال کا بجٹ منظور کرا رہے تھے اس لئے پری بجٹ بحث میں تھوڑا سا delay ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبران سے کہوں گا کہ چار دن میں ہمارے 371 ممبران اپنی تجاویز نہیں دے سکتے اس لئے ہم نے آج ایک proforma تمام ممبران کی میز پر رکھوا دیا ہے۔ ہمارے بہت سے ممبران چلے گئے ہیں ان کے لئے ہم کل پھر کوشش کریں گے کہ ان کو یہ proforma دیں۔ ہم نے اس میں SDGs کے مطابق initially پوچھا ہے۔ اس کے بعد ممبران کے حلقہ اور ضلع کے حوالے سے پوچھا ہے۔ ہم نے اس میں تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر، زراعت اور امن و امان کے حوالے سے پوچھا ہے۔ ہم نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے بھی head بنا کر پوچھا ہے۔ ہم نے اس proforma کو بالکل سادہ سا بنایا ہے۔ ہم نے ممبران سے کہا ہے کہ اپنے حلقہ اور ضلع کے حوالے سے ترجیحات سے آگاہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ بحث میں حصہ نہیں لے سکتے وہ اپنی ترجیحات ہمیں اس proforma کے ذریعے دیں تو

ہم ان کو محکمہ خزانہ میں پوراanalyze کریں گے اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ بجٹ میں final proposalsلے کر آئیں گے اور آپ کے سامنے رکھیں گے۔

جناب سپیکر! آج سے آئندہ مالی سال25-2024 کے بجٹ کے لئے پری بجٹ اجلاس کا باقاعدہ آغاز کیا جا رہا ہے۔ معزز اراکین اسمبلی بھی اس بات سے متفق ہوں گے کہ موجودہ حکومت نے پری بجٹ بحث کی مثبت روایت کا آغاز اپنے سابق دور حکومت سے کیا تھا۔ آج کا اجلاس بھی اسی روایت کے تسلسل کی ایک کڑی ہے جس کا اولین مقصد بجٹ سازی میں عوامی نمائندگان کی بھرپور شرکت ہے تاکہ عوامی مسائل کا بہتر طریقے سے تدارک اور حکومت کی مؤثر راہنمائی ہو سکے۔

جناب سپیکر! ممبران صوبائی اسمبلی عوامی نمائندگان ہونے کی حیثیت سے بجٹ سازی میں کلیدی کردار کے حامل ہیں اور یہ بات آئین پاکستان کی رُو سے بھی ثابت ہے۔ آئین کے آرٹیکل۔120 کے تحت ہر سال سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ اسمبلی سے منظوری کے لئے پیش کی جاتی ہے جس میں نہ صرف اگلے مالی سال کے وسائل، ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجات کے تخمینہ جات شامل ہوتے ہیں بلکہ رواں مالی سال کے revised estimates بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اراکین اسمبلی کی آراء اس ضمن میں بیش قیمت اثاثہ ثابت ہوں گی جس سے پالیسی سازی کا مرحلہ نہ صرف سہل ہو سکتا ہے بلکہ حکومت کی استعداد کار میں بھی بے پناہ اضافہ ممکن ہے جو کہ عوام کے لئے خوش آئند ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ بجٹ یقیناً ایک ایسی دستاویز ہے جو حکومتی پالیسی اور ممبران کی آراء کو عملی جامہ پہنانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات بہت اہم ہے کہ بجٹ مرتب کرتے وقت ہم اپنے صوبے اور ملک کی مجموعی اقتصادی صورتحال، پسماندگی، سماجی اور ترقیاتی ضروریات اور بالخصوص سکیورٹی کو مدنظر رکھیں تاکہ دستیاب وسائل کو بہتر طریقے سے بروئے کار لایا جا سکے۔ صوبہ اور ملک کی مجموعی صورتحال حکومت کی ترجیحات کا تعین کرتی ہے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں میں معزز اراکین اسمبلی سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بجٹ 25-2024 کے سلسلہ میں اس پری بجٹ اجلاس میں مختص کردہ چار دنوں میں ایسی مثبت تجاویز دیں کہ جس کی روشنی میں ایک ایسا بجٹ ترتیب دیا جا سکے جو کہ نہ صرف عوام کی سوچ کا عکاس ہو بلکہ

موجودہ حکومت کی غریب پرور، عوام دوست اور زرعی اور صنعتی پالیسیوں کا مظہر ہو۔ میں اس امر کی وضاحت کرتا چلوں کہ ہمارے محاصل میں سے تقریباً 80 فیصد حصہ Federal Divisible Pool سے حاصل ہوتا ہے اس لئے ملک کی مجموعی اقتصادی اور معاشی صورتحال کے اثرات سے ہم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اگرچہ وفاقی محاصل کی مد میں پہلے نو ماہ میں پچھلے سال کے مقابلے میں قدر بہتری آئی ہے تاہم صوبائی محاصل کی وصولی میں بہتری لاکر مزید وسائل پیدا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! کافی عرصہ سے ملکی سطح پر محاصل میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کیا جا سکا جبکہ افراط زر اور مہنگائی کی وجہ سے حکومتی اخراجات میں دن بادن اضافہ ہوتا جارہا ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے شدید دباؤ کا سامنا ہے ان حالات میں اس چیز کا ادراک ضروری ہے کہ جب تک ہم اپنے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کرتے ہم اپنی ترجیحات اور منصوبہ جات پر عمل پیرا نہیں ہوسکتے اگر ہم اپنی ترقیاتی ترجیحات میں عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو یہ عمل انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنے موجودہ محاصل میں خاطر خوا اضافہ کریں جو یا تو نئے ٹیکسز کے اجراء کی صورت میں ہو سکتا ہے یا موجودہ نظام میں بہتری لاکر ہو سکتا ہے اس سلسلے میں حکومت پنجاب کی پوری کوشش ہے کہ محاصل کے مقرر کردہ اہداف حاصل کئے جائیں جس کے لئے ہر ماہ تمام محکمہ جات کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور جو محکمہ جات اپنے اہداف حاصل نہیں کرپاتے ان کو اس بابت ہدایت دی جاتی ہیں کہ اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم ان ماہ میں بجٹ تخمینہ جات میں دیئے گئے محاصل کا ٹارگٹ حاصل کریں ساتھ ہی ساتھ اپنے اخراجات میں ممکنا حد تک بچت اور کفایت شعاری کے ذریعے سے وسائل کو زیادہ سے زیادہ ترقیاتی کاموں کی طرف مختص کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے بھی پری بجٹ سیشن میں ایسی مثبت اور قابل عمل تجاویز کی توقع ہے جس میں وہ نہ صرف ان کی انتخابی حلقہ جات میں ترقیاتی منصوبوں اور ترجیحات کے حوالے سے تجاویز دی جائیں بلکہ صوبے کی مجموعی اقتصادی، سماجی صورتحال میں بہتری اور وسائل میں اضافہ مخصوص پروگرام اور منصوبوں کا اجرا، مالیاتی نظم و نسق، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور وسائل کے بہتر استعمال کے متعلق بھی راہنمائی حاصل ہو مجھے امید ہے کہ معزز ممبران ان چار دنوں کو انتہائی مؤثر طریقے سے استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ممبران اسمبلی کی طرف سے اس پری بجٹ سیشن میں دی گئی تجاویز ہمارے لئے راہنما اصول کی حیثیت رکھیں گی حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ ان تجاویز پر نہ صرف غور کرے گی بلکہ عملی جامہ پہنانے کی حتی المقدور کوششیں کریں گے انہی الفاظ کے ساتھ میں جناب سپیکر آپ کا اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے معزز ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سب کو بشمول اپنے اپوزیشن کے تمام معزز ممبران کو پری بجٹ سیشن میں بھرپور شرکت کی دعوت دیتا ہوں اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا میں نے آپ کو Proforma مہیا کیا ہے تاکہ تمام معزز ممبران اس کے ذریعے بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور ہماری راہنمائی ہو سکے بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب ذوالفقار علی شاہ!

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس Proforma کے حوالے سے میں نے ابھی آپ کو written request بھی کی تھی۔ چونکہ ایک practice initiate کی گئی ہے تو میں چاہوں گا کہ اس practice کا follow through بھی ہونا چاہئے اس Proforma کو بڑا seriously لینا چاہئے اور اس کا ایک result card ہونا چاہئے جس کے اوپر اس ہاؤس کا جو بھی opinion ہے وہ share کیا جائے اس کو in isolation نہ رکھا جائے، جس طریقے سے اس کو مرتب کیا گیا ہے میں اس کے اوپر بات نہیں کروں گا میں صرف اس کی importance کے اوپر بات کروں گا کہ جس طریقے سے اس کو fill کیا جائے اور جو final results ہو اور جو ممبران کی priorities اور suggestions ہیں ان کو اس ہاؤس کے ساتھ share کیا جائے کیونکہ ان چیزوں کو indicate کرنے کے لئے یہ ہمارا پہلا step ہوگا کہ اس ہاؤس کا collective wisdom کیا ہے یہ ہاؤس representative ہے اور پنجاب کے کروڑوں لوگوں کی یہاں پر ترجمانی کر رہے ہیں اور ان کی جو بھی priorities ہیں یہ بڑا اچھا سٹیپ ہے زبانی کلامی بات نہیں ہو رہی کہ آپ ان کو ایک proper اور realistic طریقہ سے آپ priorities کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ میرے خیال سے میرا اور پورے ہاؤس کا interest اس چیز میں ہوگا کہ ہمیں پتا تو لگے کہ ہم لوگ collectively کیا سوچتے ہیں کہ کون سی priorities ہیں جو ہمارے لئے ہمارے لوگوں کے لئے ہمارے دلوں سے

قریب ہیں۔ I would like to knowاور میرے خیال سے everybody over that here would like to knowوہ ضروریات کیا ہیں اور actual budget جب آتے ہیں تو اس وقت کیا ضروریات show ہوتی ہیں یا نہیں ہوتی تو میں آپ کو request کروں گا کہ آپ وزیر موصوف سے یہ میری طرف سے اور تمام لوگ میرے ساتھ agree کریں گے کہ وہ اس Pro forma کا جو بھی رزلٹ ہے وہ ہمارے ساتھ share کیا جائے اور جو تجاویز ہیں وہ بھی share کی جائیں یہ بہت زبردست document بنے گا اور ایک بڑی زبردست insight اس کے اوپر ہو گی میرے لئے بڑا یہ ایک اچھا experience تھا کہ جو معاملات ہیں ان کو میں priorities اور numbering کر سکوں اور جو تجاویز ہیں وہ میں دے سکوں مختصراً اس Proforma کے اندر جو میں نے تجاویز پیش کی ہیں اس میں ایک تو ہمارے پاس بہت بڑا مسئلہ educators کا ہے اس وقت تقریباً ضلع چنیوٹ کے اندر 1200 vacancies ہیں اور تقریباً 200 بندہ ریٹائرڈ ہو رہا ہے۔ ان vacancies کو fill نہ کرنے کی وجہ سے اور نئے لوگوں کو hire نہ کرنے کی وجہ سے ہمارے بیشتر سکول بند ہو رہے ہیں یہ ایک معاملہ میرے خیال میں all over district یہ issue ہو گا اور again یہ میرے لئے بڑا اچھا experience تھا کہ میں نے اس کو clearly quantify کر دیا اور باقی پھر health کی بات ہے تو اس میں، میں نے بات کی ہے جہاں پر آپ دوسرے ہسپتالوں کی تعمیر، doctors اور nurses کی تعداد کے بارے میں بات کی گئی تو یہاں پر میں نے indicate کیا ہے کہ preventive health کے اوپر کوشش کی جائے اور اس میں کوشش یہ کی جائے کہ جو بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں وہ متواتر اس کی percentages بڑھتی جا رہی ہیں ان کی prevention کے لئے کوشش بھی کی جائے اور preventive health کے اندر investment کی جائے اور اس کے بعد سڑکوں کی بات آ رہی تھی تو اس میں چھوٹی سی بات ہے کہ جہاں پر نئی سڑکیں بنانے کی بات ہو رہی ہے وہاں پر میں نے maintenance کی بات کی کہ shoulders maintain کئے جائیں اور بڑے عرصے سے جن لوگوں کا یہ کام ہے ان کی hiring نہیں کی گئی تو لوگ short ہیں تو نئی hiring کے لئے بجٹ میں ان کے لئے بھی space generate کی جائے۔ اس کے بعد agriculture کے زمرے میں بہت سارے مسائل ہیں agriculture سے related ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس وقت جو ہے وہ fertilizer کی availability کا ہے اس وقت جو ڈی اے پی اور

یوریا کو club کر دیا گیا ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے لیکن اس کو take up کرنا چاہئے ان کی clubbing کی وجہ سے ہمارے پاس یوریا شارٹ ہے اور اس میں بار بار problem اکٹھے ہو جاتے ہیں اس کے لئے انہوں نے شرط لگائی ہوئی ہے کہ آپ اتنی ڈی اے پی کی بوریاں خریدیں تو اس کے ساتھ آپ کو یوریا اتنی ملے گی تو اس میں fertilizer کا جو dealer ہے اس کی بہت بڑی investment ہوتی ہے اور پھر اس investment کی وجہ سے malpractices شروع ہو جاتی ہے اور پھر black کے اندر کھادیں فروخت ہونا شروع ہو جاتی ہیں تو ان چیزوں کو دیکھا جائے اس وقت ہمارے ہاں بہت بڑا procurement issue کا چل رہا ہے جس کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کی ہے اور کبھی ہم سُنتے ہیں اِدھر اُدھر سے خبریں ہیں کہ شاید حکومت زمین داروں کے اُوپر رحم کرے اور procurement کے لئے fiscal space بڑھائی جائے جس کا جواب وزیر زراعت، وزیر خوراک یا وزیر خزانہ ہی دے سکتے ہیں۔ اس کے لئے بھی میری یہ تجویز ہو گی کہ اس سال تو ہو گیا جو ہو گیا لیکن اگلے سال آپ نے گندم کی جو خریداری کرنی ہے تو اس کے متعلق بر وقت بتایا جائے تاکہ کسان وقت پر decision making کر سکیں۔ آپ نے گندم کی خریداری کے لئے جو بھی قیمت مقرر کرنی ہے اس کے متعلق بر وقت بتایا جائے تاکہ ہم اس قسم کے معاملات کے اندر نہ پھنس جائیں۔

جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے کہ agriculture sector کے اندر ایک initiative launch کیا جائے جس کے اندر full agricultural services کے لئے project launch کیا جائے کہ مکمل طور پر services provide کی جائیں جن میں land preparation سے لے کر sowing تک seed کی provisions کھاد کی provision اور eventually harvesting کی provision جیسے نئے projects launch کئے جائیں تاکہ چھوٹے کسان کو full-service دی جا سکے۔

جناب سپیکر! یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ performance کی assessment کو seriously لیا جائے اور جو لوگ صحیح طرح سے perform نہیں کر رہے اِن کی چھٹی کر دی جائے اور اُن کی جگہ بہتر لوگوں کو employ کیا جائے۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے میری یہ گزارش ہو گی کہ جنوبی پنجاب کے issues کو

accurately identify کیا جائے اور اُن کے ساتھ priority and sensitivity کے ساتھ deal کیا جائے تا کہ اِن کا ہم سے یعنی center سے دُور ہونے کا خدشہ ختم ہو اور وہ ہمارے قریب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! ہماری environment بہت بُری طرح damage ہو رہی ہے drinking water، کھانے پینے کی چیزیں یا ہوا ہو تو ہم اِس سے بُری طرح سے متاثر ہو رہے ہیں۔ Smog کا issue آتا ہے، drinking water کا issue آتا ہے تو پھر end میں یہ کوئی solution نہیں ہے کہ آپ filtration plant لگا دیں لہٰذا ہمیں بڑا seriously E.P.A کو بھی اور باقی متعلقہ محکموں کو initiate کیا جائے اور اگر ان کی budgeting کے لئے زیادہ space چاہئے تو اُن کے لئے fiscal space generate کیا جائے تا کہ ہمارے معاملات کو seriously دیکھا جا سکے۔ آخر میں آپ کے توسط سے اپنے وزیر خزانہ سے میں یہ request کروں گا کہ بہت seriously ایک action لیا جائے کیونکہ projects delay ہو جاتے ہیں جس کی وجہ project cost کئی گُنا بڑھ جاتی ہے تو اِن معاملات کو seriously لیں۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ملک کے حالات و واقعات کی وجہ سے constraints ہیں، problems ہیں shortages ہیں اور اِن کی بات بالکل درست ہے تو جب آپ اِس قسم کے حالات میں ہوں تو پھر کم سے کم عیاشی کی جانی چاہئے اور اپنی efficiency ہر حال میں بڑھانی چاہئے تو میں request کروں گا کہ ان معاملات کو seriously دیکھا جائے کیونکہ جب projects late ہوتے ہیں تو اِن کی cost بڑھتی ہے تو اس کی ذمہ داری کسی نہ کسی کے اُوپر fix ہونی چاہئے کیونکہ ہمارے پاس ایک طریقہ ہے کہ ایک project start ہوتا ہے اور اسمبلی کی اِسی بلڈنگ کو دیکھ لیں کہ جب اِس کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور آج جب یہ مکمل ہوئی ہے تو میرے خیال میں اِس کی قیمت میں کئی گُنا فرق پڑ گیا ہو گا تو اِن efficiencies کو دیکھا جائے اور اِن پر serious کام کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر، میڈیکل ایجوکیشن اور پنجاب ایمر جنسی سروسز خواجہ سلمان رفیق اور وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری جناب شافع حسین صاحبان کو اپوزیشن ممبران کو بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا تو اس حوالے سے وہ ہاؤس کو آگاہ کر دیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر، میڈیکل ایجوکیشن اور پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کے حکم سے میں اور جناب شافع حسین اپوزیشن ممبران کو بائیکاٹ ختم کر کے ہاؤس میں لانے کے لئے گئے تھے اور اپوزیشن کے دوستوں کے ساتھ بڑی detailed discussion ہوئی۔ اپوزیشن لیڈر نے اِس حوالے سے ایک کمیٹی constitute کی تھی جس سے ہمارے دو تین sessions ہوئے تھے۔ اِن کی main گزارش اور موقف ہے اور ان کی بات بھی درست ہے کہ ہم سب ممبران صوبائی اسمبلی اس ایوان میں برابر ہیں چاہے کوئی خاتون ہے یا کوئی حضرات ہیں ان کی respect اور dignity ہے۔ ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ custodian of the House ہیں اور آپ کی بھی عزت ہونی چاہئے اور اس ہاؤس کے ہر معزز ممبر کی عزت ہونی چاہئے تو ہم نے یہ بات اُن سے detail میں کی۔ ان کا مؤقف ہے کہ ہمارے دو تین معزز ممبران ہیں، آپ کے حوالے سے بھی اُنہوں نے کہا کہ ہمیشہ آپ نے بڑی شفقت کی ہے لیکن آج آپ کا رویہ تھوڑا سا جارحانہ تھا جسے سب دوستوں نے محسوس کیا تو میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ میں اور شافع صاحب اکٹھے گئے تھے کہ ایک ممبر ہونے کے ناتے سے اگر ان میں سے کسی دوست کی دلآزاری ہوئی ہے تو ہم اُن سے بھی معذرت خواہ ہیں اور ہمارے اپنے دوست بیٹھے ہیں تو اِن کے بھی بہت سے شکوے شکایات ہیں تو ہم اِس حوالے سے پورے ایوان سے معذرت کرتے ہیں۔ آپ سے بھی ہماری یہ درخواست ہے کہ as a custodian of the House آپ بھی اور protest اپوزیشن کے دوستوں کا حق ہے اور پنجاب کے لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں، ان سب کو ہم ساتھ لے کر چلیں۔ میری یہ request ہے تو وہ دوست بھی آ گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: I respect your good intention آپ نے اچھی بات کی ہے اور frankly speaking مجھے تو اِس ہاؤس کو چلانا ہے اور اگر اسے obstruct کرتے رہیں گے، بار بار کرتے ہیں اور اس process میں کسی ممبر کو لگے گا کہ میں loud ہو رہا ہوں تو اِس loud ہونے سے کبھی میرا مقصد اُن کی ہتک کرنا نہیں ہوتا۔ Just all I mean آپ اِس طرف سے کر کے دیکھ لیں اگر کوئی obstruct کرے گا تو I will do the same میں تو اِنہیں یہ کہوں گا

کہ آپ بیٹھ جائیں کیونکہ میرے پاس اور کیا کہنے کو ہے۔ ایک دفعہ کہنے پر نہیں سُنیں گے، دوسری دفعہ کہوں گا، تیسری دفعہ کہوں گا، چوتھی مرتبہ کہوں گا and many more times I will say, I will keep on raising my voice کہ مجھے شاید سن نہیں پا رہے تو میں تھوڑا سا اونچی آواز میں کہہ دوں۔ In any case self-respect سب کی ضروری ہے it is undoubted and un-questionable اور میں اس ہاؤس کا Custodian بھی ہوں کہ ہمارے ممبران کی عزت میں فرق کیسے آسکتا ہے کیونکہ میں تو اِن کی توقیر کے لئے بیٹھا ہوں کہ کسی طرح سے بھی ان کی بے توقیری نہ ہو اور اگر کسی ممبر نے یہ سمجھا ہے خدانخواستہ کہ میں اِن کو malign کر رہا ہوں یا کچھ اور کر رہا ہوں تو قطعاً ایسا نہیں ہے اور کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ میرا مقصد صرف ہاؤس کو چلانا ہے and that is all I mean by اگر میں کسی ممبر سے loud ہو رہا ہوں تو میرا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ procedure چلنے دیں اور میں کبھی کسی کی بے توقیری اور insult تو میں کبھی اپنی ذاتی زندگی میں نہیں کرتا چہ جائیکہ میں ہاؤس کے کسی ممبر کی ہتک یا بے توقیری کروں تو یہ ان کی comprehension of things کا problem ہے اور کبھی بھی کوئی ممبر Chair کو ایسے address کرتا نہیں ہے۔ اگر میں frankly بتاؤں تو میرا مقصد صرف دیکھیں it took more than two hours کہ میں Question Hour کو cross کر سکا اور میں آپ کو ہی سارا وقت دیتا رہا۔ میں نے کسی اور کو کوئی وقت نہیں دیا۔ مقصد یہ نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ نے ہاؤس کی کارروائی بھی ساتھ چلانی ہے تو میری طرف سے کسی کی کوئی بے توقیری مقصد نہیں ہے بلکہ purpose صرف یہ ہے کہ آپ ہاؤس کی کارروائی چلنے دیں that is all I mean (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانا محمد سلیم صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عبداللہ صاحب! رانا سلیم صاحب! اس کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: Sir, I just want to draw the attention of the honorable Minister for Finance.

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: معین صاحب! پہلے عبداللہ صاحب بات کر لیں کیونکہ انہیں پہلے وقت دیا ہوا ہے پھر دیکھیں کہ اِسی طرح مسئلہ بڑھتا ہے۔ جی، عبداللہ صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! وزیر خزانہ اس پر Proforma دیں آپ سیریل نمبر 1 دیکھ لیں جس کی بریکٹ میں دیا ہوا ہے کہ اہمیت کا تعین ایک تا 12 اعداد کے ذریعے کریں۔ ایک تا 12 اعداد نہیں دیئے ہوئے کہ ایک نمبر ڈیپارٹمنٹ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے اسی طرح تین نمبر کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس میں ان کی تفصیل نہیں ہے۔ اگر اِس چیز کا ذکر کر دیں گے تو آسانی رہے گی کیونکہ یہ کل آپ نے distribute کرنے ہیں تو اِن میں وہ بھی دے دیں I do not know which is the department number four

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! عبداللہ صاحب کا concern ہے کہ اس میں وہ کوئی amendment seek کرنا چاہ رہے ہیں جو آپ نے Proforma دیا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جو آپ نے Proforma دیا ہے ناں۔ اس میں سیریل نمبر 1 دیکھیں تو اس کی بریکٹ میں دیا ہے کہ اہمیت کا تعین ایک تا 12 اعداد کے ذریعے دیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ ایک کا مطلب ہے کہ سب سے اہم شعبہ۔ اب ایک کیا ہے اور وہ کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے یعنی صحت ہے، تعلیم ہے یا کون سا محکمہ ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ معزز ممبران نے بتانا ہے ناں کہ آپ کی نظر میں کون سا ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہئے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ ایک سے لے کر 12 تک لکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ ایک سے 12 تک آپ اپنی priority بتائیں کیا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: نہیں، ایک سے 12 تک کون کون سے محکمے ہیں اِس حوالے سے بھی تو بتائیں ناں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ لکھے ہوئے ناں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! کہاں لکھے ہوئے ہیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر پڑھ لیں کہ پہلے نمبر پر۔۔۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: وزیر موصوف کے پاس جو Proform ہے اس کی کاپی ہمیں بھی دے دیں کہ ایک نمبر فلاں ڈیپارٹمنٹ ہے اور دوسرے نمبر فلاں ہے تاکہ انہیں پتا بھی ہو کہ کون سا دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: عبداللہ صاحب! یہ مسئلہ حل کر لیتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اِسے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عبداللہ صاحب! منسٹر صاحب اِسے دیکھ لیتے ہیں۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 ایاک نعبد و ایاک نستعین 0 جناب سپیکر! شکریہ، آپ نے جس issue کے اندر realize کیا اور آپ نے بتایا کہ آپ کی طرف سے حتیٰ الوسع کوشش ہوتی ہے کہ آپ ٹریژری بنچز کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کو بھی برابر وقت دیں۔ آج تھوڑا سا جو incident ہوا تو اس کے اندر غلط فہمی ہو سکتی ہے یا کچھ اور وجہ ہو سکتی ہے لیکن سلمان رفیق اور چودھری شافع صاحبان آئے۔ اُنھوں نے آپ کے ساتھ dialogue کیا اور پھر ہماری بنائی گئی کمیٹی سے dialogue کیا۔ We just want to emphasize on the fact کہ ہم سب جو یہاں پر موجود ہیں، ہم ایک democratic process سے گزر کر آئے ہیں اور ہمارے لئے چاہے اُس طرف کے ایم پی ایز ہیں یا اِس طرف کے ایم پی ایز ہیں۔ اِس ہاؤس کے اندر تو division ہو سکتی ہے لیکن جب ہم باہر نکلتے ہیں تو کسی کے آگے کوئی ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ (ن) یا ایم پی اے پاکستان تحریک انصاف نہیں لکھا ہوتا بلکہ صرف ایم پی اے ہوتا ہے تو ہماری سب کی عزت سانجھی ہے اور being the custodian of the House, it is your responsibility also کہ آپ سب کی عزت اور سب کے issues کو برابر ساتھ لے کر چلیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: معین صاحب! یہاں اِس نکتے پر ایک سیکنڈ کے لئے رُکیں۔ میں ابھی تک کوئی تقریباً چھ یا سات sittings آپ کی chair کر سکا ہوں اور ان sittings میں، میں اس ہاؤس کا ممبر ہوں since 2002 اور میں اس ہاؤس کا observant ہوں since 1985 میں نے اپنی best effort کی ہے to give opposition the maximum time and even to the displeasure of the treasury and I will keep on doing it مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ جب مجھے یہ procedure House is not just a public meeting it is a House of procedure اور اِس سے ہٹ کر کچھ بھی کرنے کے لئے مجھے Rules of Procedure کی معطلی کرنا پڑے گی۔ Anything out of the procedure is not allowed, a Point of Order is a thing کہ Speaker allows کوئی ممبر بات نہیں کر سکتا اور پوائنٹ آف آرڈر ایسی چیز ہے جس کے متعلق میں بیسیوں بار یہ بتا چکا ہوں کہ اگر آپ سمجھ رہے ہیں کہ Question Hour چل رہا ہے تو اِس کے متعلق جیسے رانا آفتاب احمد صاحب نے کیا I spent 18 minutes answering him میں گھڑی دیکھ رہا تھا it was a very relevant point, I did that اب میں آپ کو shout بھی کرنے دیتا ہوں، میں آپ کو نعرہ بازی بھی کرنے دیتا ہوں، آپ اس ڈائس پر بھی آجاتے ہیں۔ میں نے Sergeant-at-Arms کبھی call نہیں کئے، میں کسی بات پر کسی کی بے توقیری نہیں کرتا لیکن میں ایک دفعہ کہہ رہا ہوں، دوسری دفعہ کہہ رہا ہوں، تیسری دفعہ کہہ رہا ہوں and I have to carry on this whole procedure

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب یہی تو بات ہے کہ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو ممبر اُٹھ نہیں سکتے۔ اب یہ بات میں بیسیوں بار بتا چکا ہوں کہ جب تک میں آپ کو floor نہ دوں آپ اُٹھ نہیں سکتے۔ اگر آپ کو کوئی ایسا feel ہوا ہے کہ خدانخواستہ میں نے آپ کی بے توقیری کی ہے تو یہ کہنے سے کہ آپ بیٹھ جائیں تو کیا اس سے بے توقیری ہو جاتی ہے؟ میں تین دفعہ کہہ رہا ہوں، چار دفعہ کہہ رہا ہوں میری قطعاً آپ کی بے توقیری کرنا مقصد نہیں ہے not at all, I don't

unless you go through this book I am not بات یہ ہے کہ mean that. headmaster here. I have to carry on procedure میں یہاں پر teach کرنے کے لئے نہیں بیٹھا ہوں، میری آپ کو advice ہے کہ آپ سپیکر اور ممبر کا relation سمجھیں۔ I have been asked by a speaker in this House that you get out and I said, "Sir, I will get out." And I went out. This is what the relationship is between the Speaker and the Member. When I call to say, please sit down تو میں اس سے آپ کی بے توقیری نہیں کر رہا، میں صرف ہاؤس چلا رہا ہوں۔ جیسی آپ نے بات کرنی چاہی کی un-parliamentary and abusive I have tolerated, but if I tolerated for not a single moment میں نے یہاں اسی ہاؤس میں ممبرز کو باہر ہوتے دیکھا ہے for nothing۔ میں نے اسی ہاؤس میں سپیکر کو ممبران کی entry ban کرتے ہوئے دیکھا ہے for nothing۔ I am very democratic man and I know what I have to do. When Khwaja Salman Rafiq came back and said میں نے کہا کہ آپ بہت اچھی بات کہہ رہے ہیں۔ اگر وہ میری بات سے اس لئے heart ہوئے ہیں کہ میں نے خدانخواستہ اُن کی بے توقیری کی ہے کہ تو آپ اُن کو ensure کریں کہ میں نے بے توقیری نہیں کی۔ میں تو آپ کے مفاد میں بیٹھا ہوں، یہ آپ کا دن ہے۔ General Discussion میں آپ نے بات کرنی ہے، یہ آپ کا وقت ہے۔ آپ کے اپوزیشن کے جو چیف وہپ ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ ہم protest کرنا چاہ رہے ہیں تو میں نے کہا کہ please do it لیکن میں نے آپ کے لیڈر آف اپوزیشن سے کہا کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر لیں working ہونی چاہئے۔ میں آپ کی بے توقیری نہیں کرنا چاہ رہا، یہ آپ ذہن میں رکھیں۔ آپ میرے بھائی ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے how can I do it? (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! میں یہ بات کر کے بات کو ختم کروں گا کہ your gestures have always been very positive, but the fact remains کہ ہم یہاں پر جو سب لوگ آئے ہیں وہ democratic procedure سے ہو کر آئے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص یہ بات کرتا ہے یا for example میں کرتا ہوں تو اُس کا مقصد یہ ہے کہ

جمہوریت کی بقا رہنی چاہئے۔ اگر ہم elections پر کوئی آواز اٹھاتے ہیں تو ہم being MPAs ہماری duties اِن الیکشن میں لگی ہوئی تھیں۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ کم از کم ہاؤس کے اندر آ کر ہم بتائیں تو سہی، ہم عوام کے notice میں تو یہ بات لائیں کہ جس massive rigging سے گزر کر یہاں پہنچے ہیں یہ ہمارا اخلاقی فرض بنتا ہے اور ہم صرف یہاں اپنا اخلاقی فرض پورا کرتے ہیں ورنہ جیسے آپ نے کہا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: معین صاحب! let's conclude۔ آپ نے یہ مؤقف ابھی پیش کیا ہے اور آپ نے کہا کہ rigging ہوئی۔ یہ ہاؤس ہے اس میں آپ بات کریں بے شک جتنی مرضی سخت بات کریں، دلیل سے بات کریں لیکن جب دوسری طرف سے کوئی بات کرے تو پھر سننے کا بھی حوصلہ کریں۔ The minute he stands up, you start shouting پھر میں کیا کروں؟

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اویس صاحب!

جناب محمد اویس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اصل میں معاملہ تھوڑا مختلف ہے۔ جو اس طرف معزز ممبرز بیٹھے ہیں وہ باہر بہت ساری تلخیاں برداشت کر رہے ہیں۔ ہم نے جس طرح الیکشن کی بات کی، یقین مانیں میں خود اپوزیشن لیڈر کے ساتھ موجود تھا ہم نے مختلف اضلاع کا دورہ کیا۔ میری آنکھوں کے سامنے، میری موجودگی میں ضلع گجرات کے اندر شیخوپورہ سے ایم این اے campaign کے لئے آئے ہوئے تھے اُن کو گرفتار کر کے لے جایا گیا۔ کئی گھنٹے تک اندر رکھنے کے بعد خرم منج صاحب کو چھوڑا اور ابھی تک نہیں بتایا گیا کہ اُن کو پکڑا کیوں تھا۔ اُس پر نیشنل اسمبلی میں بھی احتجاج ہو رہا ہے۔ اصل میں ہمیں آپ کی ذات پر کوئی اعتراض نہیں، آپ بہت اچھا ہاؤس چلا رہے ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ آپ ہمیں بولنے کا بھرپور موقع دے رہے ہیں اور ہم اپنی بات کھل کر کر رہے ہیں لیکن باہر جو رویہ ہے، باہر جو معاملات ہیں وہ بہت مختلف ہیں۔ یہاں پر لوگ اتنے زخمی بیٹھے ہیں کہ اگر آپ پھول بھی ماریں گے تو زخم دُکھیں گے۔ باہر بڑی تکلیف ہے، بڑے معاملات ہیں۔ آپ کہہ رہے تھے آپ دوسری side کی بات نہیں سنتے، ہم سننا چاہتے ہیں لیکن وہاں کی بات اور یہاں کی بات میں بڑا فرق ہے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: امتیاز صاحب! آپ بھی بات کر لیں۔

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جو حکومتی وزیر ہیں اُن کی طرح شاید میں بھی نالائق ہوں گا۔ آپ ہمیشہ سب کو guide کرتے ہیں مجھے بھی guide کر دیں۔ ایک بیٹھے ہوئے شخص کو آپ کہتے ہیں کہ be seated اور وہ بیٹھا ہوا شخص بولے کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر آپ کہیں کہ be seated پھر وہ بیٹھا ہوا تیسری دفعہ کہے کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ آپ بے شک ویڈیو نکلوا لیں، آپ بیٹھے ہوئے شخص کو تین دفعہ be seated کہہ رہے ہیں۔ مجھے یہ ضرور guide کر دیں کہ بیٹھے ہوئے انسان کو اگر be seated کہا جائے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ میں بذات خود اور ایک دوسرے ایم پی اے دفتر میں بیٹھے تھے۔ 200 پولیس ملازمین کی نفری آتی ہے، اندر سے دروازہ بند کر لیتی ہے اور مارنا پیٹنا شروع کر دیتی ہے۔ جب میں اُن سے پوچھتا ہوں تو وہ مجھے کہتے ہیں کہ تم کون ہو؟ میں جواب دیتا ہوں کہ میں ایم پی اے ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے کہ چلو باہر نکلو۔ میں نے اُس کا نمبر بھی پڑھا اور نام بھی پڑھا ہے۔ آپ کیا سمجھ رہے ہیں کہ وہ ایک ایم پی اے کو نکال رہا ہے؟ وہ اس ہاؤس کے ممبر کو باہر نکال رہا ہے اور اگر یہ ہاؤس خاموش رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا کہ اُدھر بیٹھنے والوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ آپ نے پنجاب پولیس کو اس طرح کر دیا ہے کہ وہ بندوق سے نکلی ہوئی گولی ہے جو واپس نہیں آسکتی۔ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی، کسی ایم پی اے کا لحاظ نہیں کرتی، کسی گھر کی چادر چار دیواری کا خیال نہیں کرتی اور پھر آپ ہمیں کہتے ہیں کہ خاموش رہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ اُس دن کیا ہوا، آپ کو پتا ہے کہ 200 پولیس والوں نے آکر دو ایم پی ایز کے ساتھ کیا بدتمیزی کی، کیا وہ یہاں آکر کچھ کہہ بھی نہیں سکتے اور protest بھی نہیں کر سکتے؟ یہ جو ہمارے اور آپ کے درمیان ہوا ہے، کوئی بات نہیں ہے ہمارا ایک relationship ہے۔ آپ کرسی پر بیٹھے ہیں ہم آپ کی کرسی کی عزت کرتے ہیں۔ ہم جب بھی آپ سے بات کرتے ہیں جناب سپیکر کہہ کر کرتے ہیں۔ آپ ہمارے بڑے ہیں آپ کچھ بھی کہہ لیں گے ہم درگزر کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: اب میری بھی بات سن لیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! اب آپ ہماری بات سنیں۔

جناب سپیکر: میرا مسئلہ ٹائم کا ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تو آپ کی بات درگزر کر جاتے ہیں لیکن جو باہر پولیس ایم این اے اور ایم پی اے کے ساتھ کر رہی ہے خدارا اُس کو مت درگزر کریں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں آپ کا مسئلہ حل کرتا ہوں۔ جب میں آپ کو کہہ رہا تھا be seated تو آپ کے پیچھے بھی 6 افراد کھڑے تھے۔ اب مجھے یہ امید ہے کہ آپ کی آنکھیں آگے ہیں پیچھے نہیں ہیں۔ میں تو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ جو کھڑے تھے میں اُن کو کہہ رہا تھا please be seated آپ تو بیٹھ گئے آپ کے پیچھے بھی ہمارے معزز ممبر تھے اور آپ سے آگے بھی بھائی صاحب کھڑے ہوگئے۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ ہاؤس کی کارروائی چلے، اس میں آپ کی 10 سے 12 Adjournment Motions تھیں جو dispose of ہو گئیں۔ آپ کو یہ پھر لانی پڑیں گی۔ اب میری درخواست یہ ہے کہ I have a list now اس میں آپ کا نام بھی ہے۔ you have to speak on this چلیں! آپ پھر اسے آگے لے کر جائیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اس میں شیخ صاحب کا concern ہے، اس میں ہماری کمیٹی بنی، سارے معاملات ہوگئے اور بدقسمتی سے ایک وقوعہ ہوا۔ یہاں پر پارلیمانی آفیئرز کے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہ ان کی ذات کے ساتھ وقوعہ ہوا ہے اور ہم نے Privilege Motion بھی جمع کروادی ہے۔ جنہوں نے ان کے ساتھ وقوعہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ دیکھیں آپ جو بھی لائیں proper procedure کے تحت لے کر آئیں۔ I am here to help him یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جی، رانا سلیم صاحب! You have the floor.

رانا محمد سلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے 21 تاریخ کو

شیر پر مہر لگا کر اس پنجاب میں یہ پیغام دیا ہے کہ ہم پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت میاں محمد شہباز شریف کے پروگرام اور میری وزیراعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کے وژن کی تائید کرتے ہیں اور ان کی تائید کی وجہ سے یہ رزلٹ آیا ہے۔ اس میں ناراضگی نہیں ہے جو کوئی اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں کہ پولیس نے یہ کیا، ، آپ کو پتا ہوگا کہ ماضی میں بھی میں نے بزدار دور میں ضمنی الیکشن لڑا تھا اس وقت بزدار حکومت کا بہت بڑا جابرانہ اقدام تھا الیکشن کی رات جو میرے 21 پولنگ ایجنٹس بننے تھے تو ان کو arrest کر لیا تھا لیکن میں الیکشن جیت کر رویا نہیں تھا اور نہ ہی آکر احتجاج ریکارڈ کرایا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان تمام صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی ممبران جو پاکستان مسلم لیگ(ن) کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ہیں اور جنہوں نے اب ایک دو دن کے بعد حلف اٹھانا ہے ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں پری بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ میں زراعت کے حوالے سے بات شروع کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کا صوبہ زراعت سے وابستہ ہے اور یہ معدنیات سے نہیں ہے۔ جس ڈسٹرکٹ سے میرا تعلق ہے اس کا بھی زندگی کا رہن، سہن اور جو بجٹ ہے وہ سارا زراعت سے منسلک ہے کیونکہ خانیوال ایگریکلچر ضلع ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ 25-2024 کے بجٹ میں زراعت کو ترجیح دی جائے۔ زراعت کی خوشحالی کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ بھی چلے گا کیونکہ کسان کے پاس آمدن ہوگی تو اس کے بچے تعلیم حاصل کریں گے اور وہ سکول تک پہنچ سکیں گے۔ ہر شعبے کی آمدن اور وسائل کے ساتھ ہی اس کا تعلق ہے۔ آج سے 30 سے 40 سال پہلے زراعت کا ایک نعرہ تھا کہ "دب کے واہ تے رج کے کھا" اب وہ نعرہ change ہو گیا ہے "عقل نال واہ تے رج کے کھا" اب ٹیکنیکل طریقے سے اور ماڈرن طریقے سے جو اس وقت دنیا میں زراعت ہے اس کے مطابق ہم نے اپنی زراعت کرنی ہے۔ ہم نے اس مطابق ایک جامع پروگرام بنانا ہے کہ ہم نے کس طرح زراعت کی پیداوار بڑھانی ہے؟ ہم نے کسان کو awareness دینی ہے۔ اب جیسا کہ پودوں کی تعداد کا مسئلہ ہے۔ ہم نے کسان کو تعلیم دینی ہے کہ اگر پودے پورے ہوں گے، students کو digital education دینی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہائی سکول level پر زراعت کا مضمون بھی ہونا چاہئے۔ ہر صوبائی اسمبلی اور قومی

اسمبلی میں بحث ہوتی ہے کہ زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے لہٰذا سکول میں میٹرک تک بھی زراعت پڑھائی جائے۔ چند کسانوں کے بچے ایگریکلچر یونیورسٹی میں نہیں جاسکتے ہیں تو اس لئے ہائی سکول میں زراعت کا ٹیچر لازمی ہونا چاہئے۔ ہمیں یہ جامع پالیسی بنانی چاہئے۔ اس وقت جو بحران ہے، اب آئندہ بھی debate ہوگی، میں نے پچھلے بجٹ میں زراعت پر بات کی تھی کہ زراعت کو پانی کا مسئلہ درپیش ہے۔ ہمیں جامع پالیسی بنانی چاہئے اور کسان کو اسی چیز کی آگاہی دینی چاہئے کہ ایسی فصلیں کاشت کرنی چاہئیں جو کم از کم پانی سے تیار ہوں جس سے ہمارا ملک بھی ترقی کرے جیسا کہ کپاس کی ایک فصل ہے۔ اب ہماری طرف سے بے روزگاری کا رونا رویا جاتا ہے اپوزیشن ممبران کی طرف سے بھی اور کچھ ہمارے حکومتی دوست بھی کہتے ہیں کہ بے روزگاری ہے ٹیکسٹائل بند ہے، لومز بند ہیں اور بہت سارے مسائل ہیں۔ ریونیو کے حوالے سے آپ ایف بی آر سے figures منگوا کر دیکھیں کہ ریونیو کہاں سے زیادہ حاصل ہوا ہے تو وہ کپاس ہے۔ اب ہمارے ریسرچ سنٹرز کی کپاس کے نئے بیج بنانے کے لئے توجہ نہ ہے صرف پرائیویٹ سیکٹر ہی کام کر رہا ہے۔ بیج کا نام رکھ دیا جاتا ہے اور وہیں سے پودے selection کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اب یہ بیج ہے لہٰذا ریسرچ سنٹرز پر بھی توجہ دی جائے۔ ان کو بھی بجٹ میں حصہ دیا جائے اور انہیں پابند کیا جائے کہ ہم بجٹ دے رہے ہیں اور تین سال بعد اچھے بیج آنے چاہئیں جو آج کل کے ماحول کی مطابقت رکھتے ہوں جو اب temperature بن چکا ہے۔ اب یہ debate جاری ہے کہ ماحول درست نہیں ہے بے وقت بارشیں ہو جاتی ہیں، موسم میں اچانک تبدیلی آجاتی ہے۔ ہمیں یہ آگاہی دینی پڑے گی اور اس بجٹ میں دیکھنا پڑے گا کہ کتنا ایکڑ رقبہ پنجاب کا ہے اور ماحول درست رکھنے کے لئے ہمیں کتنے درخت لگانے چاہئیں۔ ہمیں ایک زمیندار کو باور کرانا چاہئے اور پابند کرنا چاہئے کہ اگر آپ کا 25 ایکڑ رقبہ ہے تو اس میں آپ اتنے درخت لگائیں۔ اب یہاں پر ایک اور مسئلہ درپیش ہے کہ جس چیز کی ایک سال قیمت بڑھ جاتی ہے اور تمام ایگریکلچر اسی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اس فصل کو زیادہ کاشت کیا جاتا ہے لیکن دوسرے سال اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے تو اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ جب خوردنی تیل کی کمی ہوتی ہے تو سرسوں اور سویابین کی طرف توجہ دی جاتی ہے اور اس کا ریٹ بڑھ جاتا ہے لیکن جب دوسرے سال اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے تو اس کا اچھا نرخ نہیں ملتا تو پھر اس پر توجہ نہیں دی جاتی لہٰذا ایک جامع پالیسی مرتب کرنی چاہئے۔ میرے ضلع میں کافی

عرصے سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ادارہ قائم ہے وہ ادارہ اب سسکیاں لے رہا ہے، اس ادارے کے ایک یا دو قسم کے بیج ہیں جس کی وہ خریداری کرتا ہے اس میں بھی اصل کسان محروم رہ جاتا ہے جو کوئی پاور میں ہوتا ہے تو وہ اپنی فصل اسے دے جاتا ہے اور اس کی کوالٹی کا کوئی معیار نہیں ہوتا، اس کا کافی رقبہ تھا شومی قسمت مارشل دور میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رقبے پر کچھ انجمن مزارعین سے ناانصافی ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! آپ wind up کریں۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! وہ رقبہ ان سے چلا گیا، ابھی تک کچھ رقبہ برطانیہ گورنمنٹ کے قبضے میں ہے جبکہ برطانیہ کا کوئی آدمی میرے ڈسٹرکٹ میں نہیں رہ رہا اور اس رقبہ پر لوگ قابض ہیں۔ وہ سیڈ کارپوریشن کے لئے رقبہ مختص تھا وہاں اچھے بیج تیار ہوتے تھے، زراعت میں خوشحالی ہوتی تھی، ہر طرف پھل اور ہریالی ہوتی تھی تو میری یہ مودبانہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں کوئی کمیٹی بنائی جائے، کم پانی سے فصلیں تیار کی جائیں اور ایسی فصلیں تیار کی جائیں تاکہ ہمیں باہر سے کوئی چیز import نہ کرنی پڑے اور ہمارے ملک میں خوشحالی اور ہریالی آئے۔ دوسری بات پنجاب سیڈ کارپوریشن کی وجہ سے میاں شہباز شریف صاحب نے ایک دفعہ اعلان کیا تھا ہمارے علاقے کے ایم این ایز، ایم پی ایز ملے تھے کہ یہاں پر agriculture campus بنے گا وہ agriculture campus نہیں بنا اصل میں وہ agriculture campus خانیوال میں ہی بننا چاہئے تھا کہ وہاں پر پنجاب سیڈ کارپوریشن کی وہ تمام مشینری بھی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب please wind up کریں۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! وہاں پر پنجاب سیڈ کارپوریشن کی وہ تمام مشینری بھی تھی، رقبہ بھی تھا، research کے چھوٹے چھوٹے ادارے بھی تھے اس وجہ سے میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! I have to take another speaker please wind up کریں۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میرے ڈسٹرکٹ خانیوال شہر میں ایک ہی بوائز کالج ہے اور ایک ہی گرلز کالج ہے۔ آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے میری گزارش ہو گی کہ وہاں

پر بوائز اور گرلز کا ایک ایک کالج اور بنایا جائے تا کہ بچے تعلیم حاصل کر سکیں اور وہاں خانیوال میں کوئی ایسا technical ادارہ نہیں ہے اُس کے لئے میری درخواست ہو گی کہ اُس اُدارے کے لئے بجٹ رکھا جائے تا کہ وہاں کہ لوگ اچھی تعلیم حاصل کر کے ملک کا، پنجاب کا اور میرے خانیوال شہر کا نام روشن کریں۔ میرے اور زیادہ مسائل ہیں جیسے خانیوال شہر میں سڑکوں کا بُرا حال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تحریری طور پر اپنی معروضات وزیر خزانہ کو دے دیں وقت کی قلت ہے۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو ہمارا آج کا business kill کیا ہے اُس کو pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز شفیع صاحب! اُس کو کل دوبارہ سے take up کر لیں گے، آپ کل business دوبارہ نئے سرے سے کریں یہ business dispose of ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہاؤس کا ٹائم ایک گھنٹہ بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اس صوبے کا جب بجٹ بنتا ہے یہ عرصہ دراز سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب PML(N) کی گورنمنٹ آتی ہے تو جو previous government کے منصوبے ہوتے ہیں چاہے وہ ہیلتھ سیکٹر میں ہوں، ایجوکیشن سیکٹر میں ہوں، ایگریکلچر سمیت تمام شعبوں کو دیکھ لیں تو وہ عموماً ADP میں drop کر دیئے جاتے ہیں۔ میری یہ request ہو گی کہ جو ongoing schemes پنجاب میں پاکستان تحریک انصاف نے دیں،

ہماری گورنمنٹ میں ان کو مہربانی کرتے ہوئے drop نہیں کرنا چاہئے، مثال کے طور پر میں اپنے ضلع لیہ کے حوالے سے بات کروں تو مجھے فخر ہے اپنی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ پر کہ first time ایجوکیشن سیکٹر ہو یا ہیلتھ سیکٹر ہو وہاں mega projects دیئے گئے اور regime change کے بعد نگران setup آیا اُس میں اکثر منصوبے drop کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر BHUs کو ہم نے RHCs کیا تو 95percent اس پہ کام ہو چکا ہے، کروڑوں روپے کے منصوبے ہم نے بنا دیئے لیکن ان کو ADP میں شامل نہ کرنا یہ سراسر زیادتی ہو گی۔ اسی طریقے سے ایجوکیشن سیکٹر میں ہم نے وومن کالجز دیئے ان کو ڈراپ کر دیا گیا یعنی کہ percent 80,90 جب کام ہو چکا ہے اس پر honorable Finance Minister کی توجہ چاہوں گا میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ جو ongoing schemes چل رہی ہیں چاہے وہ ہیلتھ سیکٹر میں ہوں، ایجوکیشن سیکٹر میں ہوں، سی اینڈ ڈبلیو سیکٹر میں ہوں ان تمام کو ADP میں شامل کیا جائے۔ سب سے اہم بات جو میں آج کرنا چاہتا ہوں ایگریکلچر جس کو ہم ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جو budget آ رہا ہے اس میں جو اشارے ہمیں ملتے ہیں یہ بہت ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! اس پہ اگر ہم نے توجہ نہ دی تو آج میں on the floor of the House آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کاشتکار، جو چھوٹا زمیندار ہے، wheat کی فصل کا جو حال ہے ابھی تک گندم خریدنے کی policy نہیں آئی۔ اس بات سے ڈریں کہ کاشتکار اتنا dishear‌t ہو چکا ہے کہ آئندہ wheat کاشت نہیں ہو گی، یہ ہماری polices پتا نہیں کیا ہوتی ہیں، یہ drawing room میں بیٹھے جن کو میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ یہ نوکر شاہی جو polices بناتی ہیں ان کو ground realities کا پتا نہیں ہوتا۔ اس زراعت کے شعبے میں اگر ہم نے کوئی اچھی polices نہ دیں تو ہمارا صوبہ ترقی کی راہ پہ نہیں چل سکے گا اس کے لئے گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے کہ ایگریکلچر میں جو ریفارمز لے کر آنی ہیں اس کا بجٹ بڑھایا جائے اور خصوصاً جو آج کل wheat کا burning issue اس میں ابھی تک تو ہمارے سامنے کچھ نہیں آیا کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز وزیر خزانہ کو یہ request کروں گا کہ خُدارا، خُدارا اس پر ایک دو دن میں توجہ دیں، اب تو threshing ہو رہی ہے، یہ policy وضع کریں، یہ

جو policy آئی ہے کہ چھ ایکڑ سے زیادہ کو باردانہ نہیں دینا اور فی ایکڑ چھ بوری باردانہ دینا ہے۔ Wheat کی جو اس وقت اوسط آرہی ہے وہ تقریباً 20 سے 22 بوری گندم ہے تو اس میں مڈل مین گندم اُٹھا رہا ہے اور جو خرچہ غریب کاشتکار نے کیا ہے اُس کو وہی خرچہ بھی واپس نہیں مل رہا۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ زراعت پہ توجہ دیں۔ اب میں اپنی تقریر کو windup کر رہا ہوں کہ جو ongoing schemes ہیں، چاہے صوبہ پنجاب میں جہاں جہاں بھی ہیں ان کو مکمل کیا جائے اور جہاں منصوبے مکمل ہو چکے ہیں SNEs کی بات آگئی ہے تو اُس کو مکمل کیا جائے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 24-اپریل 2024 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔